عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۱۳ ، شمارہ نمبر: ۹

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جان مانگو تو جان دینگے مال مانگو تو مال دینگے
مگر یہ ہم سے نہ ہو سکے گا کہ نبیؐ کا جاہ و جلال دینگے

توہین رسالتؐ کے
مجوزہ قانون اور طریق نفاذ میں ترمیم کرنے کے اعلان پر
اُمتِ مسلمہ کا بھرپور غیرتِ ایمانی کے ساتھ ردِ عمل
اور حکومت کی پسپائی

محققِ العصر عالم اسلام کے مایۂ ناز اسکالر

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کا معرکۃ الآراء اداریہ

وزیرِ قانون جناب اقبال حیدر مسلمانوں کے جذبات سے مت کھیلیں

A QUESTION TO ALL MUSLIM BRETHREN

Do you want:	Your money should be spent on making Muslims into Apostates?
Certainly your answer will be:	No.
But you are!	Unintentionally, unknowingly.
How:	In this way that some of you transact business with Qadianis. You purchase and use their products. You deal with them commercially and don't realise the harm you are doing to Islam.
Do you know:	A large part of the profit, accruing to Qadianis from your deals is deposited by them in their apostatic Centre at Rabwah.
What work this Centre does:	It makes unwary Muslims into Kafirs and Apostates.
Alas:	Your money is used against your very Deen and you are unaware.
Realise:	You are contributing towards apostacising Muslims because you buy, sell, and use the products manufactured by Qadianis.

Mark:

It's your money that is spent on Qadiani apostatic activities.

It's your money that is letting Qadianis print their literature.

It's your money that is abetting publication of Qadianis' distorted translations of Quran.

It's your money that is supporting Qadiani Rabwah Centre.

It's your money that is helping Qadiani preachers to preach Kufr in the world.

It's your money which is spent by Qadianis in spread of their heresy.

O SAVIOURS OF DEEN-E-ISLAM

Rally round the banner of your Prophet Muhammad Rasool Allah Sallal-Lah-o-Alaihe-Wa-Sallam.

Boycott all Qadiani products; don't deal in them, don't buy them, don't use them.

Cut them out at social, commercial, economic levels.

Don't attend their functions, marriages, funerals etc.

Be hostile, you, your friends and your relatives towards these enemies of your Deen for sake of Allah.

See through the fraud of these self-styled "Ahmadis".

Identify them as Kafirs, Apostates and Dualist-infidels.

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی انٹرنیشنل

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۳ ● شمارہ نمبر ۹ ● بتاریخ ۲۰ ر صفر المظفر تا ۲۶ ر صفر المظفر ۱۴۱۵ھ ● بمطابق ۲۹ ر جولائی تا ۴ ر اگست ۱۹۹۴ء

اس شمارے میں

۱۔ نعت رسول مقبول ﷺ ———— ۴

۲۔ اداریہ ———— ۵

۳۔ وزیر قانون مسلمانوں کے جذبات سے نہ کھیلیں ———— ۱۰

۴۔ توہین رسالت ﷺ کے مجوزہ قانون اور طریق نفاذ
میں ترمیم کرنے کے اعلان پر امت مسلمہ کا بھرپور
غیرت ایمانی کے ساتھ رد عمل اور حکومت کی پسپائی ———— ۱۲

۵۔ توہین رسالت میں ترمیم اور پریس کی رائے ———— ۲۱

۶۔ گلشن لطیف میں قادیانیوں سے معرکہ ———— ۲۵

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا اللہ وسایا ● مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد جمیل خان ● مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر
حافظ محمد حنیف ندیم

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

تزئین
خوشی محمد انصاری

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش
ایم اے جناح روڈ کراچی فون 7780337

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵ روپے
سہ ماہی ۳۵ روپے
فی پرچہ ۳ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا ۱۹۰ ڈالر
یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
متحدہ عرب امارات و انڈیا ۱۵۰ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک اوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۲۰۳
کراچی پاکستان ارسال کریں

ڈاکٹر مبارک بجاپوری

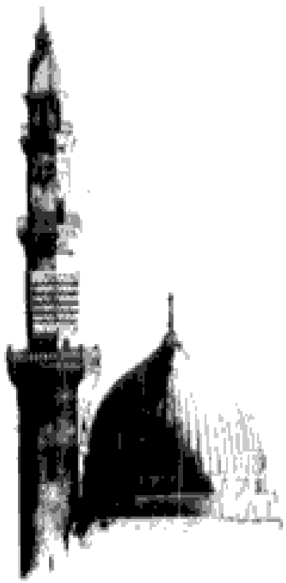

نعت رسول مقبول ﷺ

چمن اجڑا تھا دنیا کو ضرورت تھی نگہباں کی
نبی آئے تو قسمت جگمگا اٹھی گلستاں کی

گھری سیل ثقافت میں، حوادث میں جو ہے امت
اب اپنے فیض سے آقا، بدل دیں سمت طوفاں کی

کرم سے آپ کے یہ ختم ہو دور خزاں اب تو
کہ ہے صدیوں سے امت منتظر جشن بہاراں کی

خدا کشمیر سے بلقان تک دے فتح مسلم کو
لبوں پہ ہو درود اپنے گھڑی آئے چراغاں کی

عدالت ہو کہ نظم و ضبط، شفقت یا شجاعت ہو
مبارک ہر طرح سے ہیں وہی معراج انساں کی

قانون توہین رسالتؐ میں ترمیم کی خبر عوامی رد عمل اور حکومت کا موقف

محقق العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کا معرکۃ الآراء جائزہ

۸۴ء میں تعزیرات پاکستان میں دفعہ ۲۹۵۔ سی کا اضافہ کیا گیا' جس کے ذریعہ توہین رسالت کے مرتکب کے لئے "سزائے موت یا عمر قید مع جرمانہ" کی سزا تجویز کی گئی تھی' تعزیرات پاکستان کی یہ دفعہ اسلامی قانون کے مطابق نہیں تھی' کیونکہ شرعاً اس جرم کی سزا قتل اور صرف قتل ہے۔ اس لئے اس دفعہ میں "یا عمر قید مع جرمانہ" کے الفاظ غلط تھے۔ چنانچہ اس قانون کو وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کیا گیا' اور وفاقی شرعی عدالت کے اس وقت کے چیف جسٹس جناب گل محمد صاحب نے اکتوبر ۱۹۹۰ء میں اپنے ایک فیصلہ میں صدر پاکستان کو ہدایت کی کہ ۳۰ر اپریل ۱۹۹۱ء تک اس قانون کی اصلاح کرلی جائے اور اس میں "یا عمر قید مع جرمانہ" کے الفاظ حذف کرکے توہین رسالت کی سزا صرف موت مقرر کی جائے۔ اگر حکومت نے مذکورہ بالا تاریخ تک یہ ترمیم نہ کی تو اس تاریخ کے بعد "یا عمر قید مع جرمانہ" کے الفاظ خود بخود کالعدم قرار پائیں گے' اور قانوناً اس جرم کی سزا صرف موت ہوگی۔ اس وقت بے نظیر صاحبہ وزیر اعظم تھیں' چونکہ انہیں توہین رسالت کی سزا کے قانون سے کوئی دلچسپی نہیں تھی' اس لئے حکومت نے شرعی عدالت کے فیصلہ کو لائق توجہ نہ سمجھا اور مذکورہ بالا تاریخ تک اس قانون کی اصلاح نہیں کی' لہٰذا وفاقی شرعی عدالت کے فیصلہ کے مطابق دفعہ ۲۹۵۔ سی میں "یا عمر قید" کے الفاظ ۳۰ر اپریل ۱۹۹۱ء کے بعد خود بخود کالعدم قرار پائے۔

حکومت نے بعد از وقت اس قانون کی اصلاح کے لئے ایک غیر ضروری قدم اٹھایا۔ چنانچہ ۲ر جون ۱۹۹۲ء کو قومی اسمبلی نے یہ قرارداد متفقہ طور پر منظور کی کہ توہین رسالت کے مرتکب کو سزائے موت دی جائے۔ (روزنامہ جنگ کراچی ۳ر جون ۱۹۹۲ء)

اور ۸ر جولائی ۱۹۹۲ء کو سینٹ نے یہ ترمیمی بل بالاتفاق منظور کرلیا کہ شاتم رسول ﷺ کی سزا صرف موت ہے۔

(روزنامہ جنگ کراچی ۹ر جولائی ۱۹۹۲ء)

سینٹ سے منظوری کے بعد یہ بل قومی اسمبلی میں پیش ہوا' اس پر اراکین اسمبلی نے اپنے اپنے انداز میں اظہار خیال کیا' چنانچہ پیپلز پارٹی کے سید نوید قمر نے بل کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ:

> "ہم رسول اکرم کی عزت و تکریم میں کسی سے پیچھے نہیں' لیکن ہم مذہبی انتہاپسندی کے خلاف ہیں۔"

اور پی پی ای کے نمائندہ چوہدری الطاف حسین (موجودہ گورنر پنجاب) نے کہا کہ:

> "رسول کریم ﷺ کی زندگی میں صرف چار پانچ شاتم رسول ﷺ قتل کئے گئے تھے' اس لئے شاتم رسول ﷺ کو سزائے موت دینے کا اختیار ریاست کو نہیں ملنا چاہئے۔"
>
> (روزنامہ جنگ کراچی' ۷ر اگست ۱۹۹۲ء)

سب سے دلچسپ اور عبرت انگیز بیان اس وقت کی قائد حزب اختلاف اور آج کی وزیر اعظم صاحبہ کا تھا جو انہوں نے اخباری نمائندوں کے سامنے دیا:

> "محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ ملک کے ۱۲کروڑ عوام ناموس رسالتؐ کی حفاظت خود کرسکتے ہیں' حکومت ناموس رسالت کے سلسلہ میں سزائے موت کا قانون پارلیمنٹ میں پیش کرکے ملک کو بنیاد پرستوں کی ریاست بنانے کی سازش کررہی ہے' جو کہ بنیادی طور پر قائد اعظم کے نظریات کے خلاف ہے' اور عوام کے بنیادی حقوق سلب کرنے کے مترادف ہے' اور اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش ہے۔ انہوں نے کہا کہ گواہوں اور شہادتوں کی بنا پر شان رسالت ﷺ میں

گستاخی کرنے والے کو سزا دینا اس لئے معنی نہیں رکھتا کہ ہمارے ملک میں تو ارکان پارلیمنٹ کو خرید لیا جاتا ہے۔ اس صورت میں کرایہ کے گواہوں کی موجودگی میں انصاف کی توقع نہیں کی جاسکتی۔"

(روزنامہ جنگ کراچی۔ ۱۰ر اگست ۱۹۹۲ء)

محترمہ کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ ان کی نظر میں توہین رسالت کے لئے سزائے موت کا قانون:

○... ملک کے خلاف ایک سازش ہے۔

○... اس کے ذریعہ ملک کو بنیاد پرستوں کی ریاست بنا دیا گیا ہے۔

○... اس کے ذریعہ عوام کے بنیادی حقوق سلب کر لئے گئے ہیں۔

○... اس کے ذریعہ اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

○۔ پاکستان میں عدلیہ کا نظام اتنا ناقص ہے کہ اس سے حصول انصاف کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ کیونکہ پاکستان کی اعلیٰ عدالتیں سچ اور جھوٹ کے درمیان امتیاز کرنے سے قاصر ہیں۔

○... ناموس رسالت ﷺ کی حفاظت کے لئے کسی قانون کی ضرورت نہیں۔ بارہ کروڑ عوام خود اس کام کو کرسکتے ہیں (گویا قانون کا نفاذ حکومت کا کام نہیں' بلکہ بارہ کروڑ عوام کو چاہئے کہ اس قانون (سزائے قتل) کو خود نافذ کریں)۔

محترمہ کے اس اخباری بیان کے شروع میں اگر ان کا نام نہ ہوتا تو کسی شخص کے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل تھا کہ یہ بیان پاکستان کے کسی مسلمان کہلانے والے فرد کا ہے یا امریکی سینٹ کے کسی یہودی ممبر کا؟ یہی وجہ ہے کہ چند علمائے کرام نے اس وقت محترمہ کو مشورہ دیا تھا کہ وہ اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرالیں۔ (روزنامہ جنگ کراچی ۱۱ر اگست ۱۹۹۲ء)

بہرحال محترمہ کے مندرجہ بالا بیان سے واضح ہے کہ وہ قانون توہین رسالت ﷺ کو حقوق انسانی کے منافی سمجھتی ہیں اور یہ کہ ان کی نظر میں یہ قانون (نعوذ باللہ) اسلام اور پاکستان کی پیشانی پر بدنما داغ ہے' محترمہ کا بس چلے تو اسے فوراً صاف کرالیں۔

اس وقت کی قائد حزب اختلاف جب آج کی وزیراعظم کی حیثیت سے مسند اقتدار پر فائز ہوئیں تو ان کی فطری خواہش اور پہلی ترجیح یہی رہی ہوگی کہ---- بقول ان کے---- کلنک کے اس ٹیکے کو پاکستان کی پیشانی سے صاف کردیا جائے' اور ملک کو بنیاد پرستی اور مذہبی انتہاپسندی کے چنگل سے نجات دلائی جائے' چنانچہ موصوفہ نے اپنے اراکین دولت (کابینہ) کو فہمائش کی کہ توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کرکے سزائے موت کو منسوخ کردیا جائے۔ روزنامہ جسارت کراچی کی درج ذیل خبر ملاحظہ فرمایئے:

"حکومت نے توہین رسالت پر سزائے موت منسوخ کردی' زیادہ سے زیادہ دس سال کی سزا دینے کا فیصلہ"

"کابینہ کی طرف سے وزارت قانون کو تعزیرات پاکستان کی متعلقہ دفعہ میں ترمیم کی ہدایت"

"وزیراعظم بے نظیر کی صدارت میں کابینہ کا اجلاس"

"اسلام آباد (ظفر محمود شیخ) پیپلزپارٹی کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کردی جائے' جس کے تحت توہین رسالت کے مرتکب کی سزا' سزائے موت اور عمر قید سے کم کرکے دس سال قید کردی جائے۔ اس بات کا فیصلہ منگل کے روز وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کی زیر صدارت ہونے والے وفاقی کابینہ کے اجلاس میں کیا گیا۔ وفاقی فیصلہ کے بارے میں اخبار نویسوں کو بریفنگ دیتے ہوئے اطلاعات و نشریات کے وفاقی وزیر خالد احمد کھرل نے بتایا کہ کابینہ نے وزارت قانون کو ہدایت کی ہے کہ وہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵۔ سی میں ترمیم کرکے بل کا مسودہ تیار کرلے' جس میں توہین رسالت کے مرتکب کی سزا میں کمی کرکے زیادہ سے زیادہ دس سال سزائے قید رکھی جائے۔"

(روزنامہ جسارت کراچی ۶ر اپریل ۱۹۹۴ء)

تین مہینے کی خاموشی کے بعد ۳ر جولائی ۱۹۹۴ء کے تمام قومی اخبارات میں وزیر قانون سید اقبال حیدر کا درج ذیل بیان آئرلینڈ کے اخبار "آئرش ٹائمز" کے حوالے سے شائع ہوا:

"ڈبلن (پی پی اے) پاکستان کے وزیر قانون سید اقبال حیدر نے کہا ہے کہ وفاقی کابینہ نے توہین رسالت قانون میں ترمیم کی منظوری دے دی ہے' اور اس ترمیم سے اب پولیس کو اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کو گرفتار کرنے اور جیل بھجوانے کا اختیار حاصل نہیں رہا۔ اقبال حیدر نے کہا کہ پاکستان ایک جدید اسلامی ریاست ہے اور موجودہ حکومت ملک میں "مذہبی انتہاپسندی" کو بالکل نہیں چاہتی۔ آئرش ٹائمز کے مطابق انہوں نے یہ یقین دہانی ایمنسٹی انٹرنیشنل کی میری لالور کو ایک ملاقات میں کرائی۔"

(روزنامہ جنگ لاہور۔ روزنامہ نوائے وقت کراچی۔ روزنامہ جسارت کراچی۔ ۳ر جولائی ۱۹۹۴ء)

وزیر قانون کا یہ بیان ان کی عقل و فراست کا شاہکار ہے' اگر کوئی بدبخت' حضرت رسالت مآب ﷺ کی عزت و ناموس پر حملہ کرتا ہے تو یہ بات ان کے نزدیک "حقوق انسانی" کی خلاف ورزی نہیں' لیکن اگر ایسے موذی پر قانون گرفت کرتا ہے تو یہ حقوق انسانی کی خلاف ورزی ہے' طرہ یہ کہ یہ حضرت "سید" بھی کہلاتے ہیں۔

ع وزیرے چنیں‘ شہریارے چنیں

وزیر قانون کے اس بیان پر مسلمانوں کی جانب سے شدید رد عمل ہوا‘ ملک بھر کی اسلامی تنظیموں نے اس بیان کی مذمت کی‘ اور موجودہ حکومت کے اسلام کش اقدامات کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔ پنجاب کے متعدد شہروں میں اس پر احتجاجی ہڑتال ہوئی اور وزیر قانون سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا گیا‘ اس شدید رد عمل کو (جس کا سلسلہ تادم تحریر جاری ہے) ختم کرنے کے لئے حکومت نے یہ موقف اختیار کیا کہ وزیر موصوف نے ایسا کوئی بیان نہیں دیا‘ یہ ان پر محض تہمت ہے۔ چنانچہ وزیر اطلاعات و نشریات خالد کھرل نے درج ذیل بیان جاری کیا:

"گستاخان رسولؐ کے لئے اگر پھانسی سے بھی بڑی کوئی سزا ہوتی تو ہم اس کے نفاذ کے لئے بھی قانون بناتے۔ انہوں نے کہا کہ ہم جیسے غلامان مصطفی ﷺ کے لئے ناموس رسول ﷺ کی حفاظت سے بڑھ کر اور کوئی بڑی سعادت نہیں۔ صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ توہین رسالت کے مرتکب بدبختوں کے لئے نہ تو اس ملک میں کوئی جگہ ہے اور نہ ہی اس معاشرے میں ان کا کوئی مقام ہے۔ ہماری قائد محترمہ بے نظیر بھٹو خود سب سے بڑی عاشق رسول ہیں وہ بھلا کیسے برداشت کر سکتی ہیں کہ توہین رسالت کے قانون میں تبدیلی کا سوچا بھی جائے یہ محض بہتان اور گمراہ کن پروپیگنڈہ ہے۔"

(روزنامہ جنگ ۷ر جولائی ۱۹۹۴ء)

اسی تاریخ کے اخبارات میں وزیر قانون اقبال حیدر کا بیان شائع ہوا کہ:

"اسلام آباد (اپ پ) قانون انصاف اور پارلیمانی امور کے وفاقی وزیر اقبال حیدر نے واضح کیا ہے کہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵(۳) کی رو سے توہین رسالت سے متعلقہ قانون میں قطعاً کوئی رد و بدل نہیں کیا جا رہا ہے۔ ایک بیان میں انہوں نے بتایا ہے کہ اس قانون کے تحت توہین رسالت کے جرم کی سزا موت ہے اور اس سزا میں کوئی تبدیلی کرنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوا۔ وزیر قانون نے کہا کہ متعلقہ قانون کی دفعات کے بارے میں میرے ایک بیان کے بعض حصوں کو کچھ شرپسند عناصر نے توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے۔ میں نے ایسے کوئی الفاظ استعمال نہیں کئے جو مجھ سے منسوب کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے لوگوں پر زور دیا کہ وہ ایسے عناصر سے ہوشیار رہیں جو ایک طبقے کو دوسرے سے لڑانا چاہتے ہیں۔"

(روزنامہ نوائے وقت کراچی ۷ر جولائی ۱۹۹۴ء)

وزیر قانون اقبال حیدر کا ایک دوسرا بیان بھی اسی تاریخ کے اخبار میں مندرجہ ذیل الفاظ میں شائع ہوا:

"توہین مذہب کے قانون میں تبدیلیاں ہمارے منشور کا حصہ ہیں‘ اقبال حیدر"

"حکومت اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کرے گی‘ لندن میں مسیحی برادری کے وفد سے گفتگو"

"لندن (نمائندہ جنگ) وزیر قانون و پارلیمانی امور اقبال حیدر نے کہا ہے کہ حکومت‘ پاکستان میں عیسائی برادری اور دوسری اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کا تہیہ کئے ہوئے ہے‘ اور اس مقصد کے لئے تمام ذرائع بروئے کار لائے گی۔ انہوں نے کہا کہ توہین مذہب کے قانون میں مناسب تبدیلیاں کرنا حکومت کے انتخابی منشور کا ایک حصہ ہے‘ اور یہ تبدیلیاں اس طرح کی جائیں گی کہ یہ قانون کسی بے گناہ شخص کے خلاف غلط طور پر استعمال نہ ہو سکے۔"

(روزنامہ جنگ کراچی ۷ر جولائی ۱۹۹۴ء)

اسی تاریخ کے اخبار میں وفاقی وزیر خصوصی برائے تعلیم و سماجی بہبود ڈاکٹر شیر افگن کا بیان شائع ہوا کہ:

"حکومت توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کرے گی‘ ڈاکٹر شیر افگن"

"سرگودھا ۶ر جولائی (این این آئی) وفاقی وزیر خصوصی تعلیم و سماجی بہبود ڈاکٹر شیر افگن نے کہا ہے کہ توہین رسالت ﷺ کے قانون میں ترمیم کی گنجائش موجود ہے‘ کیونکہ اس قانون سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے مواقع موجود ہیں۔ سرگودھا میں پریس کلب میں صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حکومت اس قانون میں ترمیم کر رہی ہے‘ جس کے ذریعہ مقدمہ درج کرنے سے پہلے سیشن جج اس معاملہ کی تحقیق کریں اور اس کے بعد مقدمہ درج کرنے کی سفارش کریں۔"

(روزنامہ امن کراچی ۷ر جولائی ۱۹۹۴ء)

۸ جولائی کے اخبار میں وزیر قانون اقبال حیدر کا درج ذیل بیان شائع ہوا:

"توہین رسالت" کا قانون واپس نہیں لیا جا رہا‘ اقبال حیدر"

"لندن (اے پی پی) وفاقی وزیر قانون اقبال حیدر نے کہا ہے کہ توہین رسالت" کے قانون کو واپس لیا جا رہا ہے اور نہ ہی اس کی سزا میں کمی کی جا رہی ہے۔ لندن میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس سلسلہ میں انہوں نے آئرلینڈ میں کوئی بیان نہیں دیا۔ پاکستان پینل کوڈ کی دفعہ ۲۹۵۔ سی میں ترمیم کا مسودہ کابینہ نے منظور کر لیا ہے‘ جس کو پارلیمنٹ میں بھیج دیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں عوام اور مذہبی گروہوں نے بہترین تجاویز پیش کی ہیں۔"

(روزنامہ جنگ کراچی۔ ۸ر جولائی ۱۹۹۴ء)

اسی تاریخ کے اخبار میں صدر مملکت جناب فاروق لغاری صاحب کا بیان شائع ہوا کہ:

"توہین رسالت کے مرتکب کو کسی صورت معاف نہیں کیا جا سکتا‘ فاروق لغاری"

"قانون برقرار ہے‘ ترمیم کا کوئی ارادہ نہیں"

"اسلام آباد (پی پی اے) صدر مملکت ... فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ توہین رسالت" کے قانون میں ترمیم کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حکومت نے

... ہے اور نہ ایسا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ وہ جمعرات کو ایوان صدر میں جمعیت اہلحدیث کے سربراہ قاضی عبدالقدیر خاموش سے گفتگو کر رہے تھے۔ قاضی عبدالقدیر نے پون گھنٹہ تک صدر مملکت سے ملاقات کی اور انہیں توہین رسالتؐ کے قانون کے بارے میں علماء کے جذبات سے آگاہ کیا۔ صدر نے انہیں یقین دلایا کہ توہین رسالتؐ کے قانون میں حکومت ترمیم کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی اور نہ ہی ایسی کوئی تجویز ہے۔ حکومت علماء کا احترام کرتی ہے۔ صدر مملکت نے کہا کہ توہین رسالتؐ کا اصل قانون بدستور برقرار ہے۔ توہین رسالتؐ کے مرتکب کو کسی صورت میں معافی نہیں دی جاسکتی۔"

(روزنامہ جنگ کراچی۔ ۸ر جولائی ۱۹۹۴ء)

چوہدری الطاف حسین گورنر پنجاب، جنہوں نے ۱۹۹۲ء کو قومی اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ:

"شاتم رسولؐ کو سزائے موت دینے کا اختیار ریاست کو نہیں ملنا چاہئے۔"

اب عوامی ردعمل سے مضطرب ہو کر وہ گورنرانہ زبان میں یہ بیان دینے پر مجبور ہوئے کہ:

"ہنگامے کرنے والے رہیں گے یا حکومت رہے گی"

"حکومتی وضاحت کے باوجود ہڑتالیں کرانے والے سیاست نہیں تو اور کیا کر رہے ہیں"

"لاہور (نمائندہ جنگ) گورنر پنجاب چوہدری الطاف حسین نے کہا ہے کہ گستاخ رسولؐ کی سزا سے متعلق حکومت کی وضاحت کرنے کے باوجود وہ کون لوگ ہیں جو مطمئن نہیں ہوئے، وہ ہڑتالیں اور جلوس نکال کر سیاست نہیں تو اور کیا کر رہے ہیں۔ حکومت نے ایسے لوگوں کے بارے میں اب تک بہت نرمی سے کام لیا اب بات اس مقام تک آپہنچی کہ اب یا تو ہنگامے کرنے والے بے راہ رو لوگ رہیں گے یا حکومت رہے گی..... انہوں نے کہا کہ ہم کہتے ہیں کہ رسول کریمؐ کے ساتھ ساتھ تمام رسول قابل احترام ہیں اور ہر رسول کی گستاخی کرنے والا قابل قتل ہے، لیکن اگر کسی نے سزا دینے کے طریق کار کو غلط بنانے کی بات کی ہے اور اس موضوع پر حکومت نے اپنی واضح پالیسی کا بھی اعلان کردیا ہے تو پھر وہ لوگ کون ہیں جو مطمئن نہیں ہو رہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ اگر حکومت گستاخ رسولؐ کی سزا کم کرنے کے بارے میں اسمبلی میں کوئی بل لائی ہو تو پھر کوئی احتجاج کرے تو پھر ٹھیک ہے مگر جب حکومت ایسا کچھ نہیں کر رہی تو پھر احتجاج کرنے والے سیاست نہیں تو اور کیا کر رہے ہیں۔"

(روزنامہ جنگ کراچی۔ ۱۰ر جولائی ۱۹۹۴ء)

اور روزنامہ جنگ لاہور کی اطلاع کے مطابق گورنر پنجاب نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا:

"گستاخ رسولؐ کی سزا میں کمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، ہڑتال شرارت ہے، گورنر پنجاب"

"الزام کی تصدیق اور مقدمہ کے اندراج کے طریقہ کار میں تبدیلی ہوسکتی ہے"

"لاہور (نامہ نگار خصوصی) گورنر پنجاب چودھری الطاف حسین نے تاجران کی موجودہ ہڑتال پر سخت تنقید کی ہے اور کہا ہے کہ اس کا کوئی جواز نہیں۔ انہوں نے کہا کہ دو روز سے یہ شرارت کی جارہی ہے، جبکہ گستاخ رسولؐ کی سزا میں کسی قسم کی کوئی ترمیم یا نرمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ وہ گزشتہ روز تھائی ایئرویز کی تقریب کے بعد اخبار نویسوں سے گفتگو کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ گستاخ رسولؐ کی سزا میں کمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا البتہ الزام کی تصدیق کے لئے اور مقدمہ کے اندراج کے طریقہ کار میں تبدیلی ہوسکتی ہے، الزام کنندہ ڈپٹی کمشنر کو درخواست دے، اگر الزام سچ ثابت ہو تو اس قصور کی سزا پھانسی ہے، اس میں معافی کا تصور ہی نہیں۔"

(روزنامہ جنگ لاہور۔ ۷ر جولائی ۱۹۹۴ء)

۹ جولائی کے اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی کہ:

"وزیراعظم نے وزیر قانون سے منسوب بیان کی تحقیقات کا حکم دے دیا"

"آئرلینڈ کے اخبار میں شائع ہونے والے بیان کے بارے میں برطانیہ میں مقیم ایک سینئر سفارتکار تحقیقات کر رہے ہیں کہ یہ کن عناصر کی ایماء پر وزیر قانون سے منسوب کیا گیا"

"وزیر قانون نے وزیراعظم کو آگاہ کردیا کہ انہوں نے کسی انٹرویو میں ایسی کوئی بات نہیں کی، ملک میں مذہبی خلفشار پھیلانے کی کوشش کے سلسلے میں رپورٹ جلد پیش کردی جائے گی"

"اسلام آباد (نمائندہ جنگ) وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے توہین رسالتؐ کے قانون کے بارے میں وزیر قانون سید اقبال حیدر سے منسوب بیان سے پیدا ہونے والی صورتحال کی وجوہات کا تعین کرنے کے لئے تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔ ذرائع کے مطابق برطانیہ میں پاکستان کے ایک سینئر سفارتکار اس معاملے کی تحقیقات کر رہے ہیں کہ آئرلینڈ کے ایک اخبار نے کن عناصر کی ایماء پر یہ بات وزیر قانون سے منسوب کی کہ ناموس رسالتؐ سے متعلق قانون میں تبدیلی ہوگی اور گستاخ رسولؐ کی سزا میں بھی نرمی کی جائے گی اور کن عناصر نے آئرلینڈ کے اس اخبار میں وزیر قانون سے منسوب اس بیان کی پاکستانی اخبارات میں تشہیر کا انتظام کیا۔ اس ضمن میں وزیر قانون نے وزیراعظم کو آگاہ کیا ہے کہ انہوں نے کسی اخباری انٹرویو کے دوران بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر کوئی ایسی بات نہیں کی۔ ذرائع نے بتایا کہ ملک میں مذہبی خلفشار پھیلانے کی اس کوشش کے بارے میں ایک تفصیلی رپورٹ بہت جلد وزیراعظم کو پیش کردی جائے گی۔"

(روزنامہ جنگ کراچی۔ ۹ر جولائی ۱۹۹۴ء)

حکومت کے اہم ترین ذمہ داروں کے بیانات کا جو "شفاف آئینہ" گزشتہ سطور میں پیش کیا گیا، اس میں نہ صرف حکومت کے عزائم کی پوری تصویر جھلکتی ہے۔ بلکہ اس کے تمام خط و خال بھی نمایاں نظر آتے ہیں، جس کا خلاصہ درج ذیل نکات میں پیش خدمت ہے:

○ پی پی کی حکومت قانون توہین رسالت کی بھی قائل نہیں رہی' بلکہ وہ اسے "بنیاد پرستی" اور "مذہبی انتہاپسندی" سمجھتی ہے۔

○ حکومت اس قانون میں ترمیم کا مسودہ تیار کرچکی تھی اور اسے پارلیمنٹ میں لانے کا فیصلہ ہوچکا تھا' لیکن حالات کی ستم ظریفی یہ کہ اسے پارلیمنٹ میں پیش کرنے سے پہلے ہی راز فاش ہوگیا' حکومت کو شدید عوامی ردعمل کا سامنا کرنا پڑا' اور اسے پارلیمنٹ میں لانے کا فیصلہ ملتوی کرنا پڑا' روزنامہ جنگ لاہور کی اطلاع کے مطابق:

"توہین رسالتؐ کے قانون میں ترمیمی بل پارلیمنٹ میں پیش کرنے کا فیصلہ موخر"

"اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے توہین رسالتؐ کے قانون میں ترمیم کا بل منظوری کے لئے پارلیمنٹ میں پیش کرنے کا فیصلہ موخر کردیا ہے' وفاقی کابینہ نے اصولی طور پر اس قانون میں ترمیم کی منظوری دی تھی۔ یہ ترمیم توہین رسالتؐ کو قابل دست اندازی پولیس کے زمرے سے ختم کرنے اور توہین رسالتؐ کے ملزم کے خلاف مقدمہ درج کرنے کا اختیار تھانے کے ایس ایچ او سے واپس لینے کے بارے میں تھی' وزارت قانون نے اس بارے میں ترمیمی بل کا مسودہ بھی تیار کرلیا تھا مگر حکومت نے فی الحال اس بل کو پارلیمنٹ میں پیش کرنے کا ارادہ ترک کردیا۔" (روزنامہ جنگ لاہور ۲ جولائی ۱۹۹۴ء)

○ رہا یہ امر کہ وہ ترمیمی مسودہ کیا تھا؟ اس سلسلہ میں وزیر اطلاعات و نشریات خالد کھرل کا بیان اوپر گزر چکا ہے' جس میں انہوں نے اخبار نویسوں کو بتایا تھا کہ:

"کابینہ نے وزارت قانون کو ہدایت کی ہے کہ وہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵۔سی میں ترمیم کرکے بل کا مسودہ تیار کرے۔ جس میں توہین رسالت کے مرتکب کی سزا میں کمی کرکے زیادہ سے زیادہ دس سال سزائے قید رکھی جائے۔" (روزنامہ جسارت کراچی ۶ اپریل ۱۹۹۴ء)

اور ڈاکٹر شیر افگن' وزیر قانون اقبال حیدر اور گورنر پنجاب چوہدری الطاف حسین کے بیانات سے مترشح ہے کہ اس ترمیم کا منشا یہ تھا کہ اس جرم کا مقدمہ تھانے میں درج نہ کرایا جاسکے' بلکہ جو شخص اس جرم کا الزام کسی پر لگائے وہ مجسٹریٹ یا ڈپٹی کمشنر کی خدمت میں درخواست دے کہ میں فلاں شخص پر یہ الزام لگانا چاہتا ہوں' متعلقہ مجسٹریٹ یا ڈپٹی کمشنر اپنے طور پر اس امر کی تحقیقات کرے کہ یہ الزام کہاں تک صحیح ہے' اگر وہ تفتیش کے بعد اس الزام کی تصدیق کرے تب مقدمہ عدالت میں پیش کیا جائے۔

○ وزیر قانون کا یہ کہنا کہ میں نے آئرلینڈ میں توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کے بارے میں کچھ نہیں کہا محض دفع الوقتی اور تقیہ پردازی ہے' غالباً موصوف ع "با مسلمان اللہ اللہ' با برہمن رام رام" کے اصول پر عمل کرنے کے قائل ہیں' موقع ملا تو محترمہ وزیراعظم کی طرح یہ کہہ دیا کہ:

"یہ قانون انسانی بنیادی حقوق کے منافی ہے' اور ایسے قوانین میں ترمیم کرنا پی پی کی حکومت کے منشور کا حصہ ہے۔"

اور جب اسلامی ردعمل کا سامنا کرنا پڑا تو فرمایا کہ کون کافر ہوگا جو اس قانون میں ترمیم کرے؟ الغرض مندرجہ بالا بیانات سے واضح ہے کہ حکومت نے اس قانون میں ترمیم کا مسودہ یقیناً تیار کرلیا تھا' لیکن ترمیم کی نوعیت اب تک پردۂ راز میں ہے۔

○ صدر مملکت لغاری کا بیان پی پی کے غیر ذمہ دار وزیر قانون کو عوام کے غیظ و غضب سے بچانے کی بزرگانہ اور معصومانہ کوشش کے سوا کچھ نہیں' کیونکہ قاعدے کے مطابق جب بل پارلیمنٹ میں پاس ہوجائے تو آخری منظوری کے لئے صدر کے پاس جاتا ہے' اس سے پہلے یہ بھی ضروری نہیں کہ وزیراعظم اور ان کی کابینہ نے صدر سے اس ترمیم کے بارے میں مشورہ ضروری سمجھا ہو' اس امر کا پورا امکان ہے کہ صدر ترمیمی مسودۂ قانون سے بے خبر ہوں۔

○ وزیراعظم صاحبہ کا وزیر قانون سے منسوب بیان کی تحقیقات کا حکم جاری کرنا اور اس کے لئے برطانیہ میں مقیم ایک سینئر سفارت کار کو مقرر کرنا محض ان کی سیاسی ذہانت ہے۔ جس خبر کو ملک بھر کے قومی اخبارات نے خبر رساں ایجنسی کے حوالے سے شائع کیا ہو اس کی "تحقیقات" کے کیا معنی؟ اگر یہ خبر جھوٹ تھی تو حکومت اس کو عدالت میں چیلنج کرسکتی تھی اور عدالت یہ فیصلہ کرنے کی مجاز تھی کہ ملک بھر کے قومی اخبارات نے حکومت کے معصوم وزیر قانون پر بے ثبوت تہمت تراشی کی ہے۔ اس کے بجائے تحقیقات کا ڈھونگ رچانے سے مقصد یہ ہوگا کہ اس سینئر سفارت کار کے ذریعہ کہلا دیا جائے گا کہ وزیر موصوف نے ایسا کوئی بیان جاری نہیں کیا' یوں وزیر موصوف کے دامن سے داغ دھبے دھل جائیں گے' اور عوامی غیظ و غضب کے سیلاب کے آگے بند باندھنا ممکن ہوگا۔ لیکن اس کا کیا علاج کہ وزیراعظم صاحبہ خود بھی اس قانون کے خلاف نفرت و بیزاری کا برملا اظہار کرچکی ہیں' نیز شیر افگن سے لے کر چوہدری الطاف حسین تک ارباب حکومت یہ بیانات جاری کررہے ہیں کہ قانون میں واقعی ترمیم کی گئی ہے' جس کے ذریعہ ثبوت جرم کو ناممکن بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

○ گورنر پنجاب چوہدری الطاف حسین کے منہ سے جو یہ الفاظ نکلے ہیں کہ:

"ہنگامے کرنے والے رہیں گے' یا حکومت رہے گی۔"

یہ الفاظ شاید الہامی ثابت ہوں' اور حکومت کی دوغلی پالیسی اسی کو لے ڈوبے۔ گورنر صاحب سے گزارش ہے کہ لاہور کے گورنر ہاؤس میں بہت سے گورنر آئے اور گئے' اقتدار کے نشہ میں عوامی غیظ و غضب کا غلط اندازہ نہیں لگانا چاہئے' اور عوام کے جذبات کو بزور حکومت کچلنے کی حماقت کبھی نہیں دہرانی چاہئے۔ اس عقدہ کو حسن تدبیر سے حل کیا جانا چاہئے' حکومت کی جانب سے تشدد نقصان دہ ثابت ہوگا۔

○ ہم حکومت کے ارباب بست و کشاد سے عرض کریں گے کہ اگر حکومت نے اس قانون توہین رسالت کو پولیس کے دائرۂ عمل سے نکالنے کے لئے کوئی ایسی ترمیم تجویز کر رکھی ہے کہ الزام لگانے والا پہلے ڈپٹی کمشنر کو (یا کسی اور مجاز افسر کو) درخواست کرے' اگر متعلقہ افسر اس کی تصدیق کرے کہ واقعی اس جرم کا

ارتکاب کیا گیا ہے تو الزام لگانے والا عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائے تو ایسی ترمیم اس قانون کو یکسر منسوخ کردینے کے مترادف ہوگی' کیونکہ اس صورت میں جرم کا ثبوت ناممکن ہوجائے گا۔ علاوہ ازیں یہ تحقیق کرنا کہ یہ الزام کہاں تک صحیح ہے یا صحیح نہیں' یہ خالص عدالت کے دائرے کی چیز ہے' دنیا بھر میں عدلیہ کا منصب یہی سمجھا جاتا ہے کہ وہ زیر سماعت الزام کی کامل و مکمل تفتیش کرکے یہ فیصلہ کرے کہ ملزم نے جرم کا ارتکاب کیا ہے یا نہیں؟ اسی طرح مدعی اور مدعا علیہ دونوں سے انصاف کرے' پاکستان میں ایسا کون سا جرم ہے کہ اس کی رپورٹ کے لئے ڈپٹی کمشنر یا کسی اور کی پیشگی منظوری کو شرط قرار دیا گیا ہو' قانون توہین رسالت' کے جرم کو اس شرط کے ساتھ مشروط کرنا اگر ایک طرف عدلیہ کے کام میں مداخلت ہے تو دوسری طرف آنحضرت رسالت مآب ﷺ سے صریح غداری کے مترادف ہے۔ جس کا منشا دراصل اس قانون کی افادیت کو ختم کرکے اسے عملی طور پر معطل کردینا ہے' کیسے شرم کی بات ہے کہ اس ملک میں قائد اعظم کی توہین پولیس کی دست اندازی کے دائرے میں آتی ہے' لیکن آنحضرت رسالت مآب ﷺ کی توہین کو دست اندازی پولیس کے دائرے سے نکالنے کی مذموم کوشش کی جاتی ہے' اور اس پر عشق رسول ﷺ کا دعویٰ بھی کیا جاتا ہے۔

تحریر۔ محمد علی صدیقی (بھکر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

وزیر قانون جناب اقبال حیدر مسلمانوں کے جذبات سے مت کھیلیں

۳ جولائی ۱۹۹۴ء کو پاکستان کے تمام اخبارات میں ایک چونکا دینے والی خبر وزیر قانون اقبال حیدر کی جانب سے چھپی' جس پر پاکستان میں پوری امت مسلمہ تڑپ اٹھی اور ہر طرف احتجاج کی صدا بلند ہونے لگی۔ خبر یہ تھی کہ جب وزیر قانون ڈبلن کے سرکاری دورے پر تھے تو وہاں وفاقی وزیر نے ایمنسٹی انٹرنیشنل تنظیم کو یقین دہانی کراتے ہوئے کہا کہ اب پاکستان میں توہین رسالت کیس میں ترمیم کی اجازت دے دی ہے۔ اخبارات نے لکھا کہ وزیر قانون نے کہا کہ اب پاکستان میں توہین رسالت کے قانون کی خلاف ورزی کرنے والے کو پولیس نہ گرفتار کرسکتی ہے اور نہ جیل بھجوا سکتی ہے۔ اقبال حیدر نے مزید کہا کہ پاکستان ایک جدید اسلامی ریاست ہے اور موجودہ حکومت ملک میں مذہبی انتہاپسندی بالکل نہیں چاہتی۔ نیز ایمنسٹی نے اقبال حیدر سے ملاقات کے دوران پاکستان میں ایک تیرہ سالہ عیسائی لڑکے کی گرفتاری کا مسئلہ بھی اٹھایا' جسے دیواروں پر توہین رسالت پر مشتمل نعرے لکھنے پر گرفتار کیا گیا تھا۔ وزیر قانون اقبال حیدر سے ایمنسٹی انٹرنیشنل کی ملاقات پر تین باتیں زیر غور آئیں جن میں سے ایک توہین رسالت کے بارے میں ہے اور پاکستانی حکومت مذہبی انتہا پسندی بالکل نہیں چاہتی اور تیرہ سالہ عیسائی لڑکے کی گرفتاری' توہین رسالت کے بارے میں وزیر قانون نے ایمنسٹی انٹرنیشنل کو یقین دلایا کہ ہم اس قانون میں ترمیم کررہے ہیں اور پولیس کو توہین رسالت کے مرتکب کو گرفتار کرنے کا اور جیل بھیجنے کا کوئی اختیار نہیں۔ عجیب بات ہے کہ کوئی چھوٹا سا مسئلہ ہوجائے' کہیں جھگڑا ہوجائے' کہیں قتل ہوجائے' کہیں حکومت کی توہین ہوجائے' کہیں حکومت کے عیوبات سے پردہ کوئی اٹھانے والا اٹھادے' اس کو تو پولیس کے پاس گرفتار کرنے کا اور جیل بھجوانے کا اختیار ہے اور پہلے بھی تھا' لیکن توہین رسالت پر گرفتار کرنے کے اختیارات واپس لئے جارہے ہیں لیکن حکومت کی توہین کرنے والے اور قتل کے مرتکب کے بارے میں اختیارات واپس لینے کا فیصلہ نہیں ہوا۔ یہ تمام قانون باقی ہیں مگر توہین رسالت کے مرتکب افراد کو کھلی چھٹی دی جارہی ہے کہ جو مرضی میں آئے کرو' اب پولیس کچھ نہیں کہہ سکتی اور رہی بات توہین رسالت کے قانون ۲۹۵۔سی میں ترمیم کرنے کی کہ اس قانون کی سزا جو سزائے موت ہے تبدیل کریں تو یہ نہیں ہوسکتا اور مسلمان اس کو کسی طرح تبدیل نہیں ہونے دیں گے کیونکہ یہ قانون دراصل اسلامی قانون ہے جو نبی اکرم خاتم الانبیاء ﷺ نے اپنے دور میں لاگو کروایا تھا۔ ایک شخص کعب بن اشرف تھا جو نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا تھا اور توہین آمیز شعر کہتا تھا تو آپ ﷺ نے خود اعلان فرمایا تھا کہ کون شخص ہے جو مجھے اس سے سکون دلائے تو ایک صحابی رسول نے اسے واصل جہنم کیا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ حکومت یہ حکم کرتی کہ جو توہین رسالت کا مرتکب ہو اسے فوری طور پر واصل جہنم کردیا جائے لیکن یہاں گنگا الٹی چل رہی ہے۔ کہتے بھی اپنے آپ کو مسلمان ہیں اور نبی کریم ﷺ کی توہین کرنے والے کی حمایت بھی کرتے ہیں۔ ان کی حمایت میں وہ قانون بھی ختم کرنا چاہتے ہیں جو ان کو توہین رسالت سے روکتا ہے۔ ان کو معلوم نہیں کہ توہین رسالت کے قانون میں تبدیلی کرنا بذات خود توہین رسالت ہے۔ سب سے پہلے ایسے آدمی کے معاملے کو صاف کیا جانا چاہئے۔ حکومت کو شاید زعم ہے کہ ہمارے پاس حکومت کی طاقت ہے اور ہم اس طاقت کے بل بوتے پر مسلمانوں سے یہ بات منوالیں گے۔ یہ ایک خواب ہے اور خواب بھی بمنزل سراب کہ جو کبھی پورا نہیں ہوسکتا۔ دوسری بات وزیر قانون نے یہ کی کہ ملک پاکستان جدید اسلامی ریاست ہے اور موجودہ حکومت مذہبی انتہاپسندی بالکل نہیں چاہتی۔ وزیر قانون کو چاہئے تھا کہ وضاحت کرتے کہ ان کے پاس کون سا جدید اسلام آیا ہے' جس سے ملک کو جدید اسلامی ریاست بنایا جاسکتا ہے۔ اسلام تو فقط وہی اسلام ہے جو آج سے چودہ سو سال پہلے نبی کریم ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے نازل کیا' جس نے بھی اسلام سے رہنمائی حاصل کرنا چاہی اسلام نے اس کی رہنمائی کی۔ یہ بات کرنے والے کہ ہم جدید اسلام چاہتے ہیں' وہ یہ تو بتائیں کہ وہ کون سا جدید اسلام ہے؟ کیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ مسلمان بھی کہلاتے رہیں اور اسلامی شعائر کی مخالفت بھی کرتے رہیں اور اس کے ساتھ توہین رسالت کے مرتکب کی حمایت بھی' کوئی پوچھنے والا نہ ہو یعنی مادر پدر آزاد رہنا چاہتے ہیں؟ درحقیقت وزیر قانون صاحب نے اسلام کا قانون تو پڑھا نہیں' جس نے اسلام کا مطالعہ ہی نہ کیا ہو اس کو اسلام کی کیا قدر؟ جیسے سونے کی پہچان سنار ہی کرسکتا ہے'

اسی طرح اسلام کی قدر اسلام والے ہی جانتے ہیں۔ مادر پدر آزاد کو اسلام سے کیا مطلب؟ ان کو معلوم نہیں جو شخص اسلام پر عمل کرنا شروع کر دیتا ہے تو اس کی زندگی کتنی آسان گزرتی ہے۔ پاکستان کے ہر آنے والے حکمران یہ چاہتے آئے ہیں کہ خدا بھی راضی رہے اور رام بھی۔ اس لئے وہ جدید اسلام کا نعرہ لگاتے رہے اور جب ان سے پوچھا جاتا کہ وہ جس کو تم جدید اسلام کہتے ہو کیا ہے؟ تو خاموشی کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ جدید اسلام کوئی چیز نہیں۔ اسلام فقط وہی ہے جو آج سے چودہ سو سال پہلے آیا۔ رہی بات کہ موجودہ حکمران مذہبی انتہاپسندی کو بالکل پسند نہیں کرتے لیکن انتہاپسندی کی سیاست کو ضرور قبول کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کو گرانے میں خوب انتہاپسندی سے کام لیتے ہیں بلکہ قومی اسمبلی کے تقدس کو بھی خوب پامال کرتے ہیں اور بہت احسن طریقہ سے گالیوں کا جواب گالیوں میں دیتے ہیں' انہیں یہاں انتہاپسندی نظر نہیں آتی۔ فقط کسی قادیانی پر یا عیسائی پر جب مسلمانوں نے گرفت مضبوط کی تو فوراً ان کو مذہبی انتہاپسندی یاد آجاتی ہے اور اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کرنے لگ جاتے ہیں۔

اسی روز دہلی میں ایمنسٹی انٹرنیشنل کے وفد نے وزیر قانون کی توجہ ایک عیسائی تیرہ سالہ لڑکے کی طرف دلائی جس کو دیواروں پر توہین رسالت پر مشتمل نعرے لکھنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ معلوم نہیں ایمنسٹی انٹرنیشنل کو قادیانی اور عیسائیوں پر گرفت ہی کیوں نظر آتی ہے' ان کی شرارت کیوں نظر نہیں آتی۔ اب ذرا اس لڑکے کے بارے میں جس کا معاملہ ایمنسٹی نے وزیر قانون کی خدمت میں پیش کیا تفصیل سنئے۔ یہ ضلع گوجرانوالہ کے ایک گاؤں کا رہنے والا ہے۔ اس گاؤں میں کچھ عرصہ سے یہ بات چلی آرہی تھی کہ کبھی کاغذ کی پرچیوں اور کبھی گاؤں کی دیواروں پر نبی کریم ﷺ کے خلاف توہین آمیز نازیبا الفاظ لکھے ہوئے ملتے تھے۔ تحقیق پر معلوم ہوا کہ فلاں فلاں شخص ہیں۔ گاؤں میں اشتعال پیدا ہوا' معاملہ آگے نہ کرنے پر رفع دفع ہو گیا۔ کچھ عرصہ بعد پھر ایسے واقعات رونما ہونے شروع ہوئے تو موقع پر جو آدمی پکڑے گئے ان میں یہ حضرات شامل تھے۔ منظور مسیح' سلامت مسیح' جان جوزف اور رحمت مسیح۔ ان کو گرفتار کرایا گیا۔ کیس چلا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ان حضرات نے توہین رسالت کی ہے یا نہیں؟ اگر کی ہے تو ان کو سزا ملنی چاہئے اور توہین رسالت بھی قادیانی کرا رہے ہیں عیسائیوں کو آگے لگا کر۔ حکومت سے مطالبہ بھی قادیانی کرا رہے ہیں کیونکہ خود تو سامنے آنہیں سکتے۔ مسلمان ان کے مکروہ چہرے کو پہچان چکے ہیں لہٰذا عیسائیوں کو اس کام پر لگایا ہوا ہے۔ تعجب کی بات ہے کہ ایمنسٹی انٹرنیشنل کو یہ توہین رسالت پر گرفتار ہونے والے نظر آتے ہیں اور ان پر واویلا کرتی ہے کہ ظلم ہے' یہ انسانی حقوق کی پامالی ہے۔ اس تنظیم کو وہ شخصیت کیوں نظر نہیں آتی' جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسانیت کو وجود بخشا۔ اس پر وہ خاموش کیوں ہے؟ اس معاملے پر ظلم ظلم کی صدا لگا کر توہین رسالت کرنے والے کی حوصلہ افزائی کی جارہی ہے جو دراصل انسانیت کے خلاف ہے۔

وفاقی وزیر کے مذکورہ بیان کے بعد جو ردعمل ہوا' وہ حکمران پارٹی کے سامنے ہے۔ اس کے بعد وزیر صاحب اور باقی حضرات کے متضاد بیان آنے شروع ہوئے کہ کبھی کہتے ہیں ترمیم ہوگی' کبھی کہتے ہیں نہیں ہوگی۔ معلوم نہیں اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ اگر صحیح بیٹھا تو ٹھیک اور اگر صحیح نہیں تو انجام حکومت برا ہوگا۔ ۸ر جولائی ۱۹۹۴ء کو جناب صدر پاکستان فاروق احمد خان لغاری کا بیان بھی اخبارات کی زینت بنا جس میں وضاحت کی گئی کہ حکومت توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کا سوچ بھی نہیں سکتی اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ ہم جناب لغاری سے کہتے ہیں کہ آپ کا بیان خوش آئند ہے لیکن آنجناب اپنے وزیروں کو لگام دے کر رکھیں کہ وہ مسلمانوں کے جذبات سے نہ کھیلیں۔ ان کو تو چاہئے کہ ایک مسلمان ہونے کے ناطے سے وہ تو اس بارے میں مسلمانوں کے جذبات کا احترام کریں نہ کہ غیر ممالک میں جا کر غیروں کے سامنے بیٹھ کر اپنی تحقیر کے سامان پیدا کریں۔ حکومت تو آنے جانے والی چیز ہے۔ جب خالق و مالک کائنات نے رسی کاٹ دی تو پھر نہ امریکہ آپ کو حکومت دے سکتا ہے' نہ ایمنسٹی انٹرنیشنل اور یہ بات ذہن میں رکھیں کہ آپ کا نام بھی کوئی خوش ہو کر نہیں لے گا۔ شاید آپ کو ختم نبوت کے پروانوں پر گولیاں چلانے والوں کا انجام یاد نہیں' آج بھی امت مسلمہ ان کو نفرت سے یاد کرتی ہے اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا نام آج بھی احترام سے لیا جاتا ہے۔ اس لئے صدر پاکستان کو اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اسلام کو اس کی اصل شکل میں نافذ کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

جان مانگو تو جان دینگے مال مانگو تو مال دینگے
مگر یہ ہم سے نہ ہو سکے گا کہ نبیؐ کا جاہ و جلال دینگے

مرتب۔ محمد علی صدیقی (بھکر)
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

توہین رسالتؐ کے
مجوزہ قانون اور طریق نفاذ میں ترمیم کرنے کے اعلان پر
اُمتِ مُسلمہ کا بھرپور غیرتِ ایمانی کے ساتھ ردِّعمل
اور حکومت کی پسپائی

بتاریخ ۳ر جولائی ۱۹۹۴ء وفاقی وزیر قانون اقبال حیدر کا بیان قومی اخبارات میں شائع ہوا کہ حکومت قانون توہین رسالتؐ میں ترمیم کا مسودہ منظور کر چکی ہے۔ وفاقی وزیر کا یہ بیان اسلامیان پاکستان کی غیرت کو چیلنج تھا۔ مسلمانوں نے اس کے خلاف جس رد عمل کا اظہار کیا' اس کی تاریخ وار رپورٹ اخبارات سے مرتب کرکے پیش کی جارہی ہے' یہ ایک تاریخی ریکارڈ ہوگا۔(ادارہ)

سب سے پہلا رد عمل ملتان کا درج کیا جاتا ہے۔

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں وزیر قانون کے بیان کے بعد ایک ہنگامی اجلاس' جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ابن مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری نے کی' جس میں تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام شریک ہوئے' کی تفصیلی خبر درج ذیل ہیں۔ ۴ر جولائی ۱۹۹۴ء

شاتم رسولؐ کے خلاف قانون میں ترمیم سازش ہے' موجودہ حکومت کو مزید برداشت نہیں کیا جاسکتا

ملتان(اسٹاف رپورٹر) توہین رسالتؐ کے قانون میں ترمیم اور وزیر قانون سید اقبال حیدر کے بیان پر علماء نے شدید رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے اسے تشویشناک قرار دیا ہے اور اس کی شدید مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ ایک بہت بڑی سازش ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ لوگ قانون کو خود ہاتھ میں لے کر شاتم رسولؐ کو قتل کردیں تاکہ مذہبی طبقات کو بدنام کیا جاسکے۔ جن علماء نے اپنے رد عمل کا اظہار کیا ہے ان میں علامہ حامد سعید کاظمی مجلس عمل ملتان کے کنوینر سید عطاء المومن شاہ بخاری' رابطہ سیکریٹری کشمیر مجلس عمل ملتان' ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان مولانا عزیز الرحمان' تحریک ملت اسلامیہ پاکستان کے صدر قاری محمد حنیف جالندھری' چیئرمین دعوت اخلاق نبوی پاکستان مفتی پیر عبدالرزاق قدوسی' سیکریٹری جنرل تحریک ملت اسلامیہ پاکستان مفتی عبدالقوی' قائد جماعت اسلامی ملک وزیر غازی ایڈووکیٹ' سیکریٹری جنرل جماعت اسلامی خواجہ عبید الرحمان' صدر آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس ملتان ڈویژن علامہ رشید احمد ارشد' ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث ملتان علامہ سید خالد محمود ندیم' صدر جمعیت علمائے اسلام ضلع ملتان مفتی منظور احمد' قائد مجلس احرار اسلام ملتان شیخ بشیر احمد' قائد سپاہ صحابہ ملتان محمد انور شاہ' صدر آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس ضلع خانیوال جاوید بٹ' جنرل سیکریٹری جمعیت علمائے اسلام ضلع ملتان مولانا غلام فرید' سیکریٹری جنرل آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس ضلع خانیوال محمد نذیر' جنرل سیکریٹری جمعیت اتحاد العلماء ضلع ملتان مولانا عبدالرزاق' سیکریٹری اطلاعات و نشریات آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس ملتان شہر سید ضیاء الدین دعوت اخلاق نبوی ملتان سعادت اللہ' تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پنجاب کے صوبائی کنوینر القائم آرگنائزیشن پاکستان کے مرکزی چیئرمین سید علی رضا گردیزی' انجمن سپاہ مصطفیٰ پاکستان ضلع ملتان کے صدر مولانا خدا بخش سعیدی اور عالمی مجلس علماء اہلسنت پاکستان کے مرکزی صدر مولانا شفیق الرحمان درخواستی' مولانا عبدالغفور حقانی شامل ہیں۔ ممتاز عالم دین جے یو پی کے رہنما اور سابق ایم این اے علامہ حامد سعید کاظمی نے شدید رد عمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ایک ایسے وقت میں جبکہ ملک کسی مزید محاذ آرائی کا متحمل نہیں ہوسکتا' اس قدر غیر دانشمندانہ اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے والا بیان ملک و قوم کے خلاف سازش کے مترادف ہے۔ شان

رسالتؐ میں گستاخی کرنے والا مسلمانوں کے ہر مکتبہ فکر کے نزدیک واجب القتل ہے اور اس مسئلہ میں تمام امت مسلمہ کے درمیان کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا اگر اقبال حیدر کسی مفتی کی حیثیت سے یہ بیان دے رہے ہیں تو ظاہر ہے کہ وہ اس منصب کے اہل نہیں ہیں اور وزیر قانون کی حیثیت سے ان کا یہ بیان مزید قباحتوں کو دعوت دینے والا ہے اس لئے انہیں فوری طور پر اس بیان سے معذرت کرنی چاہئے ورنہ مذہبی بنیادوں پر کوئی اشتعال انگیزی موجودہ حکومت کے فوری خاتمے کا سبب بھی بن سکتی ہے۔ علماء نے کہاکہ صدر ضیاء الحق مرحوم نے آئین میں دفعہ ۲۹۵۔ سی کا اضافہ کیا تھا جس کے مطابق شاتم رسول کو سزائے موت یا عمر قید کی سزا دی جاسکتی ہے۔ قانون کے مطابق جس جرم کی سزا موت ہو یا عمر قید ہو وہ جرم قابل دست اندازی پولیس ہوتا ہے اور اس کا پرچہ درج کیا جاتا ہے اور پرچہ درج ہونے کے بعد قانون حرکت میں آتا ہے اور ملزم کو گرفتار کرکے تفتیش کی جاتی ہے لیکن موجودہ حکومت چونکہ مغربی تہذیب کی پروردہ ہے اور یہ اسلامی قوانین کو وحشی قرار دیتی ہے لہٰذا اس نے شاتم رسول کے قانون کو بے اثر کرنے کے لئے یہ فیصلہ کیا ہے کہ پرچہ تو درج ہوجائے لیکن اس کو گرفتار نہیں کیا جائے گا۔ علماء نے کہاکہ ہم اس کی شدید طور پر مذمت کرتے ہیں اور احتجاج کرتے ہیں کہ اگر وفاقی کابینہ کی جانب سے منظور کردہ یہ ترمیم واپس نہ لی گئی تو ہم پوری ملت اسلامیہ سے کہیں گے کہ وہ اس کے خلاف احتجاج کرے اور ہم پاکستانی عوام کے لئے یہ فتویٰ جاری کریں گے کہ شاتم رسول کو موقع پر ہی قتل کردیا جائے کیونکہ یہ ایک ایسا جرم ہے جس کی توبہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہاکہ جو حکومت اسلامی قوانین کو وحشی کہتی ہے ہم اسے اب زیادہ دیر تک برداشت نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہاکہ انسانی حقوق کے نام پر توہین رسالت کے مرتکب شخص کو رعایت دینا قطعاً مناسب نہیں ہے۔ انہوں نے مزید کہاکہ پوری ملت اسلامیہ اس امر پر متفق ہے کہ توہین رسالت کے مرتکب شخص کو عبرتناک سزا دی جانی چاہئے۔ انہوں نے کہاکہ جدید ریاست کے نام پر مذہب اور عقیدے سے انحراف نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے کہاکہ ہم ناموس رسول کی خاطر ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے مزید کہاکہ اسلام کے نام پر قائم ہونے والے ملک میں پیغمبر دو جہاںؐ کے خلاف کھلنے والی زبان کو کاٹ دیا جائے گا۔ انہوں نے علماء سے اپیل کی کہ پہلے مرحلے پر وہ خطبات جمعہ میں موجودہ حکومت کے خلاف زبردست احتجاج کریں اگر حکومت نے ترمیم واپس نہ لی تو علماء نیا لائحہ عمل مرتب کرکے حکومت کے خلاف تحریک چلائیں گے۔

(روزنامہ نوائے وقت۔ ۳ر جولائی ۱۹۹۴ء)

اب روزنامہ جنگ لاہور ۳ر جولائی ۱۹۹۴ء کی خبر ملاحظہ فرمائیں۔

قانون توہین رسالتؐ پر حکومت کی پالیسی

حکومت نے اگر توہین رسالت کی سزا میں کمی کی تو وہ حکومت کا آخری دن ہوگا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی کال پر یوم احتجاج

کراچی (پ ر) حکومت نے اگر توہین رسالت کی سزا جو سزائے موت ہے کمی کی تو وہ حکومت کا آخری دن ہوگا۔ یہ بات کراچی کے علمائے کرام اور خطباء نے اپنے جمعہ کے احتجاجی خطبات میں کی' جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی کال پر منایا گیا۔ علماء کرام نے اپنے اپنے خطبہ جمعہ میں کہاکہ اگر حکومت نے دانش مندی سے کام نہ لیا تو اس کے نتائج بہت برے ہوں گے کیونکہ توہین رسالت کا مسئلہ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ مسلمان سب کچھ برداشت کرسکتا ہے لیکن نبی کریم ﷺ کی توہین برداشت نہیں کرسکتا۔ اس لئے حکومت کو سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا چاہئے۔ جن علماء کرام نے اس مسئلہ پر احتجاج کیا ان میں مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا محمد بنوری' مولانا حبیب اللہ مختار' مولانا مفتی نظام الدین' ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر' مولانا سعید احمد جلال پوری' مولانا محمد علی صدیقی' مولانا محمد انور فاروقی' مولانا مفتی منیر خان' قاری محمد سالک رحیمی' مولانا سہیل باوا اور دیگر علماء کرام نے اس مسئلہ پر حکومت کے رویہ پر احتجاج کرتے ہوئے کہاکہ توہین رسالت کا قانون ختم کرنا خود توہین رسالت ہے لہٰذا حکومت کو چاہئے کہ وہ وزیر قانون اقبال حیدر کو فوری طور پر برطرف کرکے کوئی محب وطن اور محبت اسلام اس منصب پر فائز کرے۔

دوغلی ہے' وزیر قانون کو برطرف کیا جائے'

علماء

لاہور (پ ر) مختلف رہنماؤں نے وفاقی وزیر قانون سید اقبال حیدر کے اس بیان پر شدید رد عمل ظاہر کیا ہے کہ توہین رسالت کے بارے میں قانون میں نرمی کا فیصلہ کرلیا گیا ہے۔ جماعت اسلامی پنجاب کے امیر حافظ محمد ادریس نے کہا کہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ملک میں بسنے والی اقلیتوں کے ساتھ کسی قسم کا امتیازی سلوک نہیں ہونا چاہئے مگر ان میں سے اگر کوئی فرد بلکہ کوئی نام نہاد مسلمان بھی توہین رسالتؐ کا ارتکاب کرے تو اس کے خلاف سخت کارروائی کا قانون موجود رہنا چاہئے۔ انہوں نے کہاکہ اس ضمن میں قانون میں نرمی کے وفاقی کابینہ کے فیصلے سے ایک نئے فتنے کا دروازہ کھل جائے گا اور لوگ بھی قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر خود کارروائی کریں گے جو قابل افسوس ہوگا اور جسے روکنا ناممکن ہوجائے گا۔ جمعیت علمائے اسلام کے رہنماؤں مولانا اجمل قادری' مولانا سید امیر حسین گیلانی' مولانا محمد امجد خان نے وزیر قانون کے بیان پر تعجب کا اظہار کیا اور کہا کہ حکومت "دوغلی پالیسی" اپنائے ہوئے ہے' اس قانون کو ...ان کانون رکھنے کا فیصلہ کیا تھا وزیر قانون کے اس بیان سے مذہبی حلقوں میں بے چینی پیدا ہوگئی ہے حکومت اس بیان کی وضاحت کرے۔

شبان ختم نبوت پاکستان کے مرکزی جنرل سیکریٹری عزیز خان نے وزیر قانون کے بیان کی شدید مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ قانون توہین رسالت کے ملزموں کو رعایت دینا نظریہ پاکستان اور اسلام سے غداری کے مترادف ہے۔ قائم مقام امیر تنظیم اسلامی مولانا رحمت اللہ بٹ نے کہاکہ "توہین رسالت" جیسے اشتعال انگیز جرم کے مرتکب افراد کو قانونی سطح پر پولیس اور جیل کی گرفت سے تحفظ فراہم کرنا اسلام سے غداری کے مترادف ہے جو کہ ارتداد کی جدید شکل ہے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی نے کہا ہے کہ توہین رسالتؐ کے قانون میں شوشہ برابر بھی تبدیلی برداشت نہیں کی جائے گی وہ وزیر قانون کے بیان پر تبصرہ کررہے تھے۔ پریس کانفرنس میں انہوں نے کہاکہ پیپلزپارٹی کے دور حکومت میں قادیانی جماعت کو پر لگ جاتے ہیں اور انہیں کلیدی اسامیوں پر فائز کردیا جاتا ہے جسے اب برداشت نہیں کیا جاسکتا انہوں نے کہ کہ ملک میں محمدؐ آل محمدؐ اور اصحابؓ کی توہین کی جارہی ہے انہوں نے کہاکہ وزیر اعلیٰ پنجاب بھی صوبہ میں فرقہ واریت کو ہوا دے رہے ہیں ان کی مرزائیت نوازی کھل کر سامنے آچکی ہے۔

فیصل آباد سے نمائندہ جنگ کے مطابق جمعیت علماء پاکستان (نیازی گروپ) کے سینئر نائب صدر رکن صوبائی اسمبلی صاحبزادہ فضل کریم نے توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کے خلاف آج شہر میں ہڑتال کی اپیل کی ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے گزشتہ روز شہر میں ایک جلوس نکالا۔ اس کے بعد شرکاء جلوس سے خطاب کرتے ہوئے صاحبزادہ فضل کریم نے کہاکہ حکومت نے توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کی کوشش کی تو ہم اس کا ہر سطح پر مقابلہ کریں گے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث فیصل آباد نے بھی توہین رسالتؐ کے قانون میں ترمیم کے خلاف آج شہر میں ہڑتال کی اپیل کی ہے اس سلسلہ میں جمعیت اہلحدیث کے زیر اہتمام چوک گھنٹہ گھر میں آج ایک جلسہ عام بھی ہوگا۔ مسلم لیگ (ن) کے رکن صوبائی اسمبلی خواجہ محمد اسلام نے کہاکہ حکومت نے اس قانون میں ترمیم کرکے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے۔ سپاہ صحابہ فیصل آباد کے ضلعی صدر

مولانا مجیب الرحمن لدھیانوی نے کہا کہ حکومت کے غیر ملکی آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے یہ اقدامات مسلمان قوم کے لئے ناقابل برداشت ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے کہا کہ حکومت کے اس فیصلہ سے پاکستانی مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ جماعت اسلامی فیصل آباد شہر کے جنرل سیکریٹری قاری عبدالحق نے کہا کہ حکومت کو توہین رسالتؐ کے قانون میں ترمیم مہنگی پڑے گی۔

دریں اثناء جامعہ نظامیہ رضویہ کے مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی مفتی عبداللطیف نقشبندی مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری' مولانا عبدالستار سعیدی' مولانا محمد منشاء تابش قصوری' مولانا محمد رشید نقشبندی اور مولانا محمد صدیق ہزاروی نے کہا ہے کہ توہین رسالتؐ قابل دست اندازی جرم ہے اور اس میں ترمیم اسلام سے غداری اور امت مسلمہ کے جذبات سے کھیلنے کے مترادف ہے لہٰذا حکومت کو فی الفور یہ ترمیم ختم کرنا ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر قانون اقبال حیدر کے اس بیان پر سخت نکتہ چینی کی جس میں انہوں نے توہین رسالتؐ کے مجرم کی سزا کو انسانی حقوق کے خلاف قرار دیا اور مذہبی انتہاپسندی سے تعبیر کیا۔ انہوں نے کہا کہ اقبال حیدر کو اس اہم عہدے سے فی الفور برطرف کیا جائے۔ ہم وزیراعظم کو متنبہ کرتے ہیں کہ وہ اس قسم کے قوانین بنانے اور وزراء کو ایسے بیانات کی کھلی چھٹی دے کر خدا کے عذاب کو دعوت نہ دیں۔

جماعت اہلسنّت پاکستان کے امیر صاحبزادہ مظہر سعید کاظمی' مرکزی جوائنٹ سیکریٹری صاحبزادہ مصطفیٰ رضوی اور سیکریٹری اطلاعات عبدالرزاق ساجد نے ایک بیان میں کہا کہ حکومت دینی معاملات میں مداخلت بند کرے۔ حکومت نے اسلامی شعائر کی توہین کی تو دینی قوتیں زبردست احتجاجی تحریک چلائیں گی۔

(روزنامہ جنگ لاہور۔ ۳ر جولائی ۱۹۹۴ء)

اسی بیان کے بعد جے یو پی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے رہنماؤں کا رد عمل ملاحظہ فرمائیں۔

علماء توہین رسالتؐ کے قانون میں ترمیم برداشت نہیں کریں گے

لاہور (پ ر) جمعیت علماء پاکستان (نیازی گروپ) کے قائم مقام مرکزی صدر صاحبزادہ حاجی محمد افضل کریم ایم پی اے نے کہا ہے کہ توہین رسالت کے قانون میں وفاقی حکومت کی طرف سے ترمیم مداخلت فی الدین ہے اور اس طرح قہر خداوندی کو دعوت دی گئی جس پر علماء و مشائخ اور عوام اہلسنّت کسی صورت برداشت نہیں کریں گے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے یہاں جمعیت کے عہدیداران کے ہنگامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ ناموس رسالت کی سزائے موت پر تمام فرقے اور مسالک کے علماء متفق ہیں اور پنجاب اسمبلی میں جے یو پی کی تحریک پر اس قانون میں تخفیف نہ کرنے کی متفقہ قرارداد بھی منظور ہو چکی ہے۔ مذہبی جماعتوں کے مشترکہ اجلاس میں متفقہ لائحہ عمل تیار کیا جائے گا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قلعہ محمدی راوی روڈ کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا۔ جس کی صدارت مجلس کے صدر محمد حامد خان نے کی۔ اجلاس میں وفاقی وزیر قانون کے بیان کی سخت مذمت کی گئی جس میں توہین رسالت کرنے والے کو پولیس گرفتار نہیں کرے گی۔ جبکہ انجمن طلبہ اسلام پنجاب کے ناظم نعیم یونس قریشی جنرل سیکریٹری پنجاب فہیم اختر حقانی اور ناظم لاہور نجم کلیم نے بھی مشترکہ بیان میں وفاقی وزیر قانون کی ایمنسٹی انٹرنیشنل وفد کو توہین رسالت قانون کے مرتکب کی گرفتاری اور جیل بھجوانے کے اختیار ختم کرنے کی یقین دہانی کی شدید مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت یہ اختیار ختم کرے گی تو توہین رسالت کے مرتکب کو ہم خود موقع پر ہی واصل جہنم کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت نے توہین رسالت [illegible] قانون میں ترمیم یا تنسیخ کی تو حکومت کے خلاف زبردست تحریک چلائی جائے گی۔

(روزنامہ جنگ لاہور۔ ۳ر جولائی ۱۹۹۴ء)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں کا رد عمل

وزیر قانون کی ایمنسٹی انٹرنیشنل کو یقین دہانی آئین کی خلاف ورزی ہے' علمائے کرام

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا خان محمد' نائب امیر مولانا محمد یوسف لدھیانوی' سیکریٹری اطلاعات مولانا اللہ وسایا' جنرل سیکریٹری مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مرکزی رہنما مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا محمد انور فاروقی' مولانا سعید احمد جلالپوری' مولانا مفتی جمیل خان' مفتی نظام الدین شامزئی نے وفاقی وزیر قانون کی طرف سے ایمنسٹی انٹرنیشنل کے نمائندوں کو دوران گفتگو یہ یقین دلانے کی شدید مذمت کی ہے کہ توہین رسالت کے قانون کے مرتکب افراد کو گرفتار نہیں کیا جائے گا۔ علمائے کرام نے اسے آئین اور قانون کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ایسے وزیر قانون کو اپنے منصب پر رہنے کا کوئی جواز نہیں جو قانون و آئین پر عملدرآمد نہ کرنے کا اعلان کرے۔

(روزنامہ جنگ کراچی۔ ۵ر جولائی ۱۹۹۴ء)

روزنامہ پاکستان لاہور ۳ر جولائی کو فیصل آباد چنیوٹ اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مسلمانوں کا رد عمل۔

توہین رسالتؐ کی سزا میں کمی سے متعلق وزیر قانون کے بیان کے خلاف آج فیصل آباد میں ہڑتال کی جائے گی

فیصل آباد (بیورو رپورٹ) سپاہ صحابہؓ اور جمعیت علمائے پاکستان نے توہین رسالتؐ کی سزا میں کمی سے متعلق وفاقی وزیر قانون کے بیان کے خلاف آج فیصل آباد میں پہیہ جام ہڑتال کا اعلان کیا ہے۔ جمعیت علمائے پاکستان کے قائم مقام صدر صاحبزادہ فضل کریم نے کہا ہے کہ صبح ۹ بجے جامع مسجد جھنگ بازار سے ایک احتجاجی جلوس نکالا جائے گا۔ صاحبزادہ فضل کریم نے کہا ہے کہ اگر حکومت نے اپنی ایسی حرکتیں جاری رکھیں تو حکومت کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے گی۔ دریں اثناء سپاہ صحابہؓ کے ضلعی صدر مولانا مجیب الرحمن لدھیانوی نے کہا ہے کہ فیصل آباد میں مکمل ہڑتال ہوگی۔ ادھر تاجران ایکشن کمیٹی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ پورے شہر میں مکمل ہڑتال کی جائے گی۔ علاوہ ازیں اہلحدیث یوتھ فورس نے بھی مرکزی انجمن تاجران کے ہڑتال کے فیصلہ کی حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔ اس سلسلے میں فورس کے ناظم اعلیٰ حاجی حبیب الرحمن نے ایک بیان جاری کیا ہے' ں میں حکومت کے اس فیصلہ کی مذمت کی گئی۔

(روزنامہ پاکستان لاہور۔ ۳ر جولائی ۱۹۹۴ء)

اقبال حیدر مستعفی ہوں' توہین رسالتؐ کا قانون میں ترمیم کا فیصلہ واپس لیا جائے

چنیوٹ (نمائندہ خصوصی) توہین رسالتؐ قانون میں ترمیم کے مسئلہ پر وفاقی وزیر قانون اقبال حیدر کے بیان پر علماء کرام اور شہریوں میں غم و غصہ اور تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اس سلسلہ میں مولانا منظور احمد چنیوٹی' مولانا حیدر عباسی' مولانا مسعود احمد سروری' مولانا ڈاکٹر ریاض احمد جاوید' مولانا احمد عبدالوارث نے اپنے علیحدہ علیحدہ بیانات میں کہا ہے کہ وفاقی وزیر قانون کے اس بیان سے پیپلز پارٹی کی اسلام دشمن پالیسی سامنے آگئی ہے اور ان کا یہ بیان خدا کے قہر کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کے خلاف وزیر قانون کے آئے دن کے بیانات بے نظیر بھٹو کی شہہ پر آرہے ہیں۔ انہوں نے حکومت سے وزیر قانون کی برطرفی کا مطالبہ کیا اور کہا کہ اس ترمیم کو واپس لے کر گستاخی رسولؐ کی سزا سزائے موت مقرر کی جائے۔

توہین رسالت قانون میں ترمیم واپس لی جائے

ٹوبہ ٹیک سنگھ (نمائندہ خصوصی) توہین رسالتؐ کے قانون میں آئینی ترمیم کے خلاف تنظیم الاخوان کے اجلاس میں غم و غصہ کا اظہار کیا گیا اور ایک قرارداد کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ یہ ترمیم واپس لی جائے۔ اجلاس میں تنظیم کے ضلعی صدر حفیظ الرحمن نے خطاب کرتے ہوئے دینی قوتوں پر زور دیا کہ وہ میدان عمل میں آئیں اور باطل قوتوں کے خلاف عملی جہاد کا مظاہرہ کریں۔

(روزنامہ پاکستان لاہور۔ ۳ر جولائی ۱۹۹۴ء)

روزنامہ امن میں تحریک اسلامی انقلاب پاکستان کے امیر سید محمد جمال الدین کاظمی کا وزیر قانون کے بیان پر رد عمل۔

توہین رسالتؐ کے ملزموں کو اب ہم خود سزا دیں گے

کراچی (پ ر) تحریک اسلامی کے امیر سید محمد جمال الدین

توہین رسالتؐ کے قانون میں ترمیم کی گئی تو توہین رسالتؐ کرنے والے کو خود ہی قتل کر دیں گے' مولانا محمد علی صدیقی

کراچی (پ ر) اگر حکومت نے کسی بھی حیلے بہانے سے توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کرنے کی کوشش کی تو پھر مسلمان توہین رسالت کرنے والے کو خود ہی اس کے انجام تک پہنچا دیں گے۔ یہ بات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے جامع مسجد اقصیٰ کورنگی سیکٹر ۵۰۔ سی کے ایک عظیم الشان اجتماع جمعہ سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ مولانا نے کہا کہ توہین رسالت کا مرتکب واجب القتل ہے اور قابل دست اندازی پولیس ہے۔ اگر اس میں حکومت نے سنجیدگی سے کام نہ کیا تو پھر مسلمان خود راست اقدام کرنے پر مجبور ہوں گے کیونکہ یہ مسئلہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ دریں اثناء مولانا نے شبان ختم نبوت کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اب ایک بار پھر بھرپور انداز میں قادیانی اور قادیانیت نوازی کا مقابلہ کرنا بہت ضروری ہے۔ شبان ختم نبوت کورنگی نمبر ۵۰۔ سی کے جن ساتھیوں نے اجلاس میں شرکت کی ان میں جلال احمد حقانی' رحیم اللہ سعیدی' محمد رشید' انعام الحق' محمد ہاشم' محمد اسماعیل اور دیگر کارکنان شامل ہیں۔ شبان ختم نبوت کورنگی سیکٹر نمبر ۵۰۔ سی کے ساتھیوں نے عہد کیا کہ جب تک توہین رسالت کرنے والے ختم نہیں ہو جاتے ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے۔

کاظمی نے وزیر قانون کے اس انکشاف پر کہ وفاقی حکومت نے توہین رسالتؐ کے قانون میں ترمیم کی اجازت دے دی ہے اور اب یہ جرم قابل دست اندازی پولیس نہیں رہا اظہار خیال کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس اقدام سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آ گئی ہے کہ وفاقی حکومت سراسر اسلام دشمن ہے اور اسے اسلام کی عظمت کے تحفظ سے کوئی دلچسپی نہیں۔ توہین رسالتؐ کے مرتکب کے لئے سزائے موت کا قانون ایسا حتمی و قطعی ہے جس میں شک و شبہ بھی کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ یہ قانون انسانی تائید و توثیق کا محتاج نہیں ہے جب تک دنیا میں مسلمان باقی رہیں گے یہ قانون پوری آب و تاب سے نافذ رہے گا چار دن کی مسلمان حکومتیں ایسے قوانین کا کیا بگاڑ سکتی ہیں جن کی اصل قرآن پاک ہو ریاستی قانون کے طور پر اگر یہ قانون موجود نہ بھی رہے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کیونکہ ملی قانون کے طور پر یہ قانون ہمیشہ موجود رہے گا جب حکومت اس قانون کے نفاذ اور تحفظ کی اہل نہیں رہی تو اب اس کا نفاذ پوری قوت کے ساتھ مسلمانان پاکستان کریں گے۔ ہم ہر حکومتی دجل و فریب سے بے نیاز ہو کر انشاء اللہ اس قانون پر عملدرآمد کروائیں گے اور ایسے بدبخت کو ہم خود سزا دیں گے۔

(روزنامہ امن کراچی۔ ۳ر جولائی ۱۹۹۴ء)

وزیر موصوف کے بیان پر روزنامہ جنگ لاہور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی رہنماؤں کے علاوہ قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف کی طرف سے کئے گئے رد عمل کو ملاحظہ فرمائیں۔

توہین رسالتؐ کے قانون پر حکومت عوام کے جذبات سے نہ کھیلے' نواز شریف

لاہور (نامہ نگار خصوصی+ این این آئی) قائد حزب اختلاف محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت "توہین رسالت" کے انسداد کے قانون پر شمع رسالتؐ کے پروانوں کا پورا پورا احترام کرے اور ان کے جذبات سے کسی بھی صورت میں نہ کھیلے۔ ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ رسالت مآبؐ کے ساتھ جو عشق مسلمانوں کے دلوں میں ہے اس سے حکومت آگاہ نہیں اور یہی وجہ ہے کہ اس کے خلاف مسلمان عوام کے جذبات بھڑک اٹھے ہیں اور فیصل آباد کے بعد لاہور میں بھی ہڑتال اور عوامی احتجاج کا سلسلہ چل نکلا ہے۔ آخر حکومت بار بار ایسے اقدامات کرتی اور ایسے بیانات دیتی ہے جن سے عوام کے جذبات مجروح ہوتے ہیں' ان کے جائز مفادات پر زد پڑتی ہے اور وہ طیش میں آ جاتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جو حکومت عوام کے جذبات کا احترام نہیں کرتی وہ ان کے جذبات کے سیلاب میں خس و خاشاک کی طرح بہہ جاتی ہے۔ انہوں نے حکومت سے کہا ہے کہ وہ بلاتاخیر علماء حق کو اس مسئلہ پر اعتماد میں لے اور ان کے ساتھ بیٹھ کر اس مسئلہ کا قرآن و سنت کی روشنی میں حل نکالے۔ علاوہ ازیں پنجاب اسمبلی میں قائم مقام قائد حزب اختلاف چودھری پرویز الٰہی نے اقبال حیدر کے انٹرویو کی شدید مذمت کی اور کہا کہ ناموس رسالتؐ کے قانون میں تبدیلی کرنے والی کابینہ بھی توہین رسالتؐ کی مرتکب ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کے وزراء اپنے بیانات کے ذریعے اپنے غیر ملکی اور اسلام دشمن آقاؤں سے وفاداری کا ثبوت پیش کر کے اپنے اقتدار کی مدت میں اضافہ کروانا چاہتے ہیں۔

این این آئی کے مطابق رکن قومی اسمبلی مولانا اعظم طارق نے کہا ہے کہ گستاخ رسولؐ آرڈیننس میں ترمیم کرنے کے وفاقی وزیر کے فیصلے کے خلاف احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے اس سلسلے کا پہلا احتجاجی جلسہ پیر کے روز فیصل آباد میں کیا گیا جبکہ منگل سے جھنگ' سرگودھا اور خوشاب میں احتجاجی مظاہرے کئے جائیں گے۔ مولانا اعظم طارق نے کہا کہ حکومت کا تختہ کرنے کے لئے وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے دو وزراء ہی کافی ہیں' جن میں ایک وزیر قانون اور دوسرے وزیر خارجہ ہیں۔

(روزنامہ جنگ لاہور۔ ۵ر جولائی ۱۹۹۴ء)

۵ جولائی ۱۹۹۴ء

حکومت وزیر قانون اور وزیر خارجہ کو برطرف کرے ورنہ علماء تحریک چلائیں گے

لاہور (نیوز رپورٹر سے) وزیر قانون اور وزیر خارجہ کو حکومت سے الگ کیا جائے ورنہ عوام اہلسنت تحریک چلا کر حکمرانوں کو اقتدار سے الگ کر دے گی۔ ان خیالات کا اظہار سپاہ صحابہ پاکستان کے مرکزی رابطہ آفس ناموس رسالتؐ کانفرنس سے مختلف مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں نے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ سپاہ صحابہؓ پنجاب کے صدر مولانا محمد نواز بلوچ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ناموس رسالتؐ قانون کی طرف بڑھنے والے غلط ہاتھوں کو سپاہ صحابہؓ توڑ دے گی۔ مجلس تحفظ پاکستان کے مرکزی چیئرمین علامہ سید خالد آزاد نے کہا کہ وزیر قانون کو فوراً وزارت سے الگ کیا جائے۔ جمعیت علماء پاکستان نیازی گروپ کے مرکزی راہنما مولانا رضیع اللہ نے کہا کہ عوام اہلسنت وزیر قانون اقبال حیدر جیسے نظریات رکھنے والے عناصر سے ملک کو پاک کر دے گی۔ جمعیت مشائخ کے رہنما علامہ عارف چشتی نے کہا کہ ناموس رسالتؐ و ناموس صحابہؓ ہمارے ایمان کا حصہ ہے' اس پر ڈاکہ ڈالنے والوں پر زمین تنگ کر دی جائے گی۔ سپاہ صحابہؓ کے راہنما مولانا عبدالقیوم نے کہا کہ بے نظیر حکومت نے رسالتؐ اور ناموس صحابہؓ کی مخالفت کر کے اپنے زوال کی بنیاد رکھ دی ہے۔ سپاہ صحابہؓ کے سیکرٹری اطلاعات حبیب الرحمٰن انقلابی نے کہا کہ ناموس رسالتؐ اور ناموس صحابہؓ کے مسئلہ پر عوام حکومت کے خلاف تحریک چلائیں گے۔ تنظیم اسلام کے چیئرمین وسیم احمد گوہر نے کہا ہے کہ نبی پاک ﷺ کے فرمان کے مطابق وفاقی وزیر قانون کو سزا دی جائے۔ خاکسار تحریک کے مرکزی دفتر میں ہنگامی اجلاس ہوا' جس میں محمد ریاض خاکی نے کہا کہ حکومت کو پھر کسی غازی علم دین شہید کا امتحان مقصود ہے۔

گستاخ رسولؐ کے قانون میں ترمیم کے فیصلہ کے خلاف لاہور اور فیصل آباد میں احتجاجی ہڑتال

لاہور (نمائندہ جنگ خصوصی) گستاخ رسولؐ کے قانون میں ترمیم کرنے کے حکومت فیصلے کے خلاف گزشتہ روز لاہور کے بعض علاقوں کے علاوہ فیصل آباد میں ہڑتال رہی۔ لاہور میں اچھرہ کے قریب گزشتہ روز دوپہر کے بعد شاہ عالمی گیٹ' سوہا بازار' رنگ محل بازار' لنڈا بازار اور دیگر ملحقہ بازاروں میں احتجاجاً کاروبار بند کر دیا گیا۔ اس سلسلے میں ...

جلوس بھی نکالا گیا اور ٹائر جلا کر سڑک بند کر دی گئیں۔ دریں اثناء جماعت اہلسنت پاکستان نے اعلان کیا ہے کہ منگل کے روز ۳ بجے شام چوک داتا دربار سے انجمن طلباء اسلام کے زیر اہتمام ایک احتجاجی جلوس نکالا جائے گا‘ جس کی قیادت سید محمود احمد رضوی کریں گے جبکہ جلوس میں پیر افضل قادری‘ صاحبزادہ سید مصطفیٰ رضوی‘ حافظ طارق محمود اور دیگر علماء و مشائخ بھی جلوس میں شریک ہوں گے۔ دریں اثناء فوڈ گرین کریانہ مرچنٹس ایسوسی ایشن اکبری منڈی نے فیصلہ کیا ہے کہ ۵ جولائی کو اکبری منڈی میں احتجاجی ہڑتال ہوگی۔ جے یو آئی کی صوبائی جنرل کونسل کا اجلاس کل سید امیر حسین گیلانی کی زیر صدارت ہوا‘ جس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد اجمل خان‘ ارکان اسمبلی‘ مولانا عبدالغفور حیدری‘ حاجی گل محمد دمڑ‘ مولانا محمد عبداللہ‘ مولانا تاج محمد اور قاری عبدالمالک نے کہا کہ توہین رسالتؐ کے قانون سمیت ۱۹۷۳ء کے آئین کی ایک بھی شق کو چھیڑا گیا تو حکومت کو مذہبی قوتوں کی بھرپور تحریک کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جماعت اسلامی لاہور کے امیر لیاقت بلوچ اور جنرل سیکرٹری سمیع اللہ بٹ نے وزیر قانون کے بیان پر شدید رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے مجوزہ ترمیم فوری واپس نہ لی تو مسلمانان پاکستان تحفظ ناموس رسالتؐ کی تحریک چلائیں گے۔ علاوہ ازیں جے یو آئی کے رہنماؤں‘ مولانا سیف الرحمن سمیت قاری نذیر احمد‘ مولانا میاں عبدالرحمن‘ مولانا حنیف حقانی‘ آفتاب فاؤنڈیشن کے چیئرمین احسان اللہ تبسم پیپلز لیگ آزاد کشمیر کے صدر عطاء اللہ تنظیم اہلحدیث ۳۱۳ کے چیئرمین حفظ اللہ تحریک ختم نبوتؐ کے جنرل سیکرٹری ڈاکٹر جہانگیر شجاع‘ اندرون شہر بورڈ کے رہنماؤں ملک محمد شفیق‘ میاں محمد امین اور حاجی محمد سرور مال روڈ ٹریڈرز ایسوسی ایشن کے انعام الٰہی‘ انجمن تاجران سپاہ صحابہ پاکستان کے صدر افتخار احمد اعوان لنڈا بازار کریڈرز ایسوسی ایشن کے رہنماؤں خان عبدالرشدی‘ حاجی شیخ عبدالرحمن نے مطالبہ کیا کہ وزیر قانون کو برطرف کیا جائے اور مجوزہ ترمیم واپس لی جائے۔ نمائندہ جنگ کے مطابق جے یو پی‘ سپاہ صحابہؓ‘ جماعت اہلحدیث‘ جماعت اہلسنت اور پاکستان سنی تحریک کی اپیل پر گزشتہ روز فیصل آباد میں اندرون شہر کے آٹھوں بازاروں اور دیگر علاقوں میں دکانیں بند رہیں۔ تاہم بعض علاقوں میں فیکٹریاں چلتی رہیں‘ شہر میں سارا دن احتجاجی جلوس کا سلسلہ جاری رہا اور مظاہرین نے ٹائر جلا کر سڑکیں بند کر دیں۔ مختلف جماعتوں کے کارکنوں از خود بھی دکانیں بند کرائیں۔ مولانا ضیاء القاسمی‘ صاحبزادہ فضل کریم مولانا شیر محمد سیالوی‘ مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی‘ کونسلر محمد سلیم قادری اور دیگر علماء نے مختلف جلسوں اور جلوسوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم اسلام کی بقاء کے لئے کٹ مریں گے۔ گستاخ رسولؐ کو موقع پر ہی جہنم واصل کر دیا جائے گا۔ انہوں نے ۸ر جولائی کو ملک بھر میں یوم احتجاج منانے کی بھی اپیل کی۔ علاوہ ازیں جماعت اسلامی پنجاب کے امیر حافظ محمد ادریس سمیت دیگر رہنماؤں نے کامیاب ہڑتال پر فیصل آباد کے شہریوں کو خراج تحسین پیش کیا۔

روزنامہ امن کراچی ۵ر جولائی ۱۹۹۴ء کی اشاعت میں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں کا رد عمل اور لاہور میں تاجروں کا احتجاج کچھ اس طرح شائع ہوا۔

توہین رسالتؐ کے قانون میں تبدیلی قبول نہیں کی جائے گی‘ مولانا خواجہ خان محمد صاحب

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خان محمد‘ نائب امیر مرکزیہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی‘ مرکزی سیکرٹری اطلاعات مولانا اللہ وسایا‘ جنرل سیکرٹری مولانا عزیز الرحمن جالندھری‘ مرکزی رہنما مولانا محمد اکرم طوفانی‘ مولانا محمد انور فاروقی‘ مولانا سعید احمد جلالپوری‘ مولانا مفتی جمیل خان‘ مفتی نظام الدین شامزئی نے وزیر قانون کی طرف سے ایمنسٹی انٹرنیشنل کے نمائندوں کو یقین دہانی کہ توہین رسالتؐ کے قانون کے مرتکب افراد کو گرفتار نہیں کیا جائے گا کی مذمت کرتے ہوئے اسے آئین اور قانون کے خلاف قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ایسے وزیر قانون کو اپنے منصب پر رہنے کا کوئی جواز نہیں توہین رسالتؐ کا قانون آئین کا حصہ ہے اور اس میں ترمیم اور تبدیلی قومی اسمبلی کی اجازت کے بغیر نہیں کی جاسکتی۔ وزیر قانون فوری طور پر اپنے اس بیان پر معافی مانگیں یا وضاحت کریں‘ ورنہ علمائے کرام ایسے شخص کا پاکستان میں جینا دوبھر کر دیں گے اور ان کے خلاف تحریک کا آغاز کریں گے۔

توہین رسالتؐ کے قانون میں ترمیم کے خلاف لاہور میں تاجروں کا احتجاج

کراچی (این این آئی) توہین رسالتؐ کے قانون میں ترمیم سے متعلق وزیر قانون کے بیان کے خلاف پیر کے روز احتجاج کرتے ہوئے تاجروں نے اچھرہ کے تمام کاروباری مراکز بند کر دیئے‘ اس موقع پر تاجر ایک جلوس کی صورت میں فیروز پور روڈ پر آئے ٹائر جلا کر ٹریفک بند کر دی جلوس میں وزیر قانون کے خلاف نعرہ بازی کی گئی جلوس کے شرکاء نے کئی بینرز اٹھائے ہوئے تھے جن پر "توہین رسالتؐ کے مرتکب کو سزائے موت دی جائے" "وزیر قانون مردہ باد" کے نعرے درج تھے۔ اس موقع پر ٹریفک بحال کرانے کے لئے پولیس نے لاٹھی چارج بھی کیا۔ تاجر یہ احتجاج وزیر قانون کی طرف سے دیئے گئے اس بیان پر کر رہے تھے جو انہوں نے ڈبلن کی ایمنسٹی انٹرنیشنل کی نمائندہ میری لانور اور دیگر عیسائی رہنماؤں کے ساتھ ملاقات میں یہ یقین دہانی کراتے ہوئے دیا تھا کہ توہین رسالتؐ کے قانون میں ترمیم سے پولیس کو اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کو گرفتار کرنے اور جیل بھجوانے کا اختیار نہیں رہا اور اس قانون کی منظوری دے دی ہے۔

وزیر موصوف کے بیان روزنامہ جنگ کی ۶ر جولائی ۱۹۹۴ء کی اشاعت میں جمعیت علماء اسلام (مولانا فضل الرحمن گروپ) کی طرف سے یوم سیاہ منانے کا اعلان شائع ہوا اور اس کے ساتھ ہی مجلس عمل اہلسنت مولانا عبدالستار نیازی کا بیان اور دیگر شہروں میں جلسہ و جلوس اور ہڑتال کی کامیابی کی خبریں شائع ہوئیں‘ جس سے حکومت کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں‘ ملاحظہ فرمائیں۔

جے یو آئی نے آٹھ جولائی کو پورے ملک میں یوم سیاہ منانے کا اعلان کر دیا

لاہور (پی پی اے) جمعیت علمائے اسلام نے جمعہ آٹھ جولائی کو توہین رسالتؐ کی سزا میں کمی کے بارے میں حکومتی اقدام کے خلاف یوم احتجاج منانے کا اعلان کیا ہے‘ اس موقع پر مختلف شہروں میں احتجاجی جلسے اور جلوس ہوں گے۔ مولانا محمد اجمل خان‘ سینیٹر حافظ حسین احمد‘ مولانا امیر حسین گیلانی‘ مولانا عبدالمالک شاہ‘ مولانا محمد امجد خان نے کہا ہے کہ توہین رسالتؐ کی سزا میں کمی کا کوئی بھی فیصلہ حکومت کے لئے مہنگا ثابت ہوگا۔ اس صورت میں حکومت کو زبردست عوامی تحریک کا سامنا کرنا پڑے گا۔

صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے‘ مجلس عمل علمائے اہلسنت

کراچی (پ ر) صدر مجلس عمل علمائے اہلسنت پاکستان مولانا غلام محمد سیالوی کی زیر صدارت شمس العلوم جامعہ رضویہ میں وفاقی وزیر قانون اقبال حیدر کے تحفظ ناموس رسالتؐ کے بل میں ترمیم سے متعلق بیان سے پیدا شدہ صورتحال پر غور و خوض کے لئے ہنگامی اجلاس ہوا جس میں مولانا صاحبزادہ جمال الدین کاظمی‘ مولانا غلام دستگیر افغانی‘ مفتی محمد رفیق حسنی‘ مولانا غلام نبی فخری‘ مولانا شاہ حسین گردیزی‘ مولانا محمد یوسف شاہ بندیالوی‘ مولانا اکرام حسین سیالوی‘ مولانا نظام الدین تونسوی اور دیگر نے شرکت کی۔ علمائے اہلسنت نے کہا کہ ہم حکومت پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ اب مسلمانوں کا پیمانہ صبر لبریز ہو چکا ہے اور حکومت کو ایسی کارروائیاں کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دی جاسکتی۔ علمائے اہلسنت نے خطبائے کرام سے اپیل کی ہے کہ وہ جمعہ ۸ر جولائی کے اجتماعات میں تحفظ ناموس رسالتؐ کے بل میں کی جانے والی ترمیم کے خلاف مذمتی قراردادیں منظور کروائیں۔

توہین رسالتؐ کے مرتکب افراد کو سزا دینا حکومت کی آئینی ذمہ داری ہے‘ مولانا عبدالستار نیازی

کراچی (پ ر) جمعیت علمائے پاکستان کے سربراہ سینیٹر مولانا عبدالستار خان نیازی‘ رکن قومی اسمبلی حافظ محمد تقی‘ مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے سابق چیئرمین مفتی ظفر علی

نعمانی' حاجی محمد حنیف طیب' صاحبزادہ حاجی فضل کریم ایم پی اے' پیر سید عارف حسین شاہ ایم پی اے' صاحبزادہ سید شمس حیدر ایم پی اے' مولانا غلام محمد سیالوی' عفیف حسن علوی' الحاج محمد رفیع' غلام حسین پیرزادہ' مولانا اکرام حسین سیالوی' پیر سید اکبر علی شاہ بخاری اور مولانا غلام حیدر سعیدی نے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ توہین رسالتؐ کے مرتکب افراد کو گرفتار کرنا اور ان کو ملک کے قانون کے تحت سزا دینا حکومت کی آئینی ذمہ داری ہے اور اس سلسلے میں مسلمانان پاکستان کسی غفلت کو قطعی برداشت نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا ہے کہ وفاقی وزیر قانون نے ایمنسٹی انٹرنیشنل کو یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ ہم توہین رسالتؐ کے قانون کی خلاف ورزی کرنے والے کو گرفتار نہیں کریں گے۔ وزیر قانون نے اس یقین دہانی کے ذریعہ کروڑوں مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ جمعیت کی طرف سے حافظ محمد تقی رکن قومی اسمبلی اس معاملے کو اسمبلی میں اٹھائیں گے۔

۶ جولائی ۱۹۹۴ء

روزنامہ جنگ لاہور ۶ر جولائی ۱۹۹۴ء کی اشاعت میں ملک کے مختلف شہروں میں جلسہ' جلوس و ہڑتالوں پر مبنی رپورٹ اس طرح شائع ہوئی۔

توہین رسالتؐ قانون میں ترمیم کے خلاف کئی شہروں میں ہڑتال اور مظاہرے' لاہور میں جلوسوں پر لاٹھی چارج

لاہور (نمائندگان جنگ) توہین رسالتؐ کے قانون میں ترمیم کے خلاف گزشتہ روز لاہور سمیت پنجاب کے کئی شہروں میں ہڑتال رہی۔ ٹرانسپورٹ اڈے ویران رہے احتجاجی مظاہرے کئے گئے وزیر قانون کے خلاف نعرے لگائے گئے لاہور میں جلوسوں پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ بادامی باغ' دو موریہ پل اور اکبری منڈی کے علاقوں میں مظاہرین کا پولیس سے تصادم ہوا۔ لاٹھی چارج کے جواب میں پولیس پر پتھراؤ کیا گیا شاہ عالم گیٹ سوہا بازار رنگ محل ڈبی بازار' لنڈا بازار' میکلوڈ روڈ اور شمالی لاہور کے اکثر علاقوں میں مکمل ہڑتال رہی اور سڑکوں پر ٹائر جلتے رہے۔ مظاہرین نے وفاقی وزیر اقبال حیدر کے خلاف نعرے لگائے داتا دربار چوک سے انجمن طلباء اسلام نے وفاقی وزیر قانون کے خلاف جلوس نکالا علماء نے اعلان کیا ہے کہ ۸ر جولائی کو یوم سیاہ منایا جائے گا۔ شیخوپورہ میں مکمل ہڑتال رہی تمام کاروباری مراکز اور بازار سائیں سائیں کر رہے تھے شہر میں کئی جلوس نکالے گئے اور احتجاجی جلسے ہوئے مظاہرین کی قیادت دینی جماعتوں کے مقامی رہنما اور علماء کرام کر رہے تھے گوجرانوالہ میں دوپہر کو تمام کاروباری ادارے' مارکیٹیں' کارخانے اور دکانیں بند کر دی گئیں گوجرانوالہ ایوان صنعت و تجارت کے دفاتر بھی بند رہے۔ شہر سے دو احتجاجی جلوس نکالے گئے۔ جلال پور جٹاں' وزیر آباد' گجرات' ننکانہ صاحب' جھنگ' ساہیوال' "(سرگودھا) اور دیگر شہروں سے بھی ہڑتال کی اطلاع ملی ہے۔ دریں اثناء لاہور میں جے یو آئی' جے یو پی' تحریک فقہ جعفریہ' جمعیت اہلحدیث' جماعت اسلامی (مودودی گروپ) کے رہنماؤں نے گزشتہ روز ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں وزیر اعظم سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اعلان کریں کہ توہین رسالتؐ کے قانون میں کسی قسم کی ترمیم نہیں کی جائے گی اور تمام وزراء کو پابند کیا جائے کہ وہ مذہبی اور دینی معاملات پر علماء سے رہنمائی کے بغیر کوئی بیان جاری نہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر قانون کے بیان سے ظاہر ہے کہ انہیں اسلامی تعلیمات سے کوئی واقفیت نہیں اور اس سے پوری امت مسلمہ کے جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے۔ پریس کانفرنس میں حافظ محمد یوسف' سردار محمد خان لغاری' فاروق مودودی' سید منیر حسین گیلانی' مولانا عبدالقدیر خاموش' مولانا ریاض درانی' حاجی جاوید اقبال' حافظ شفیق انصاری اور مولانا ظفر سیالی شامل تھے۔ ان علماء نے حکومت کو وارننگ دی کہ اگر حکومت نے توہین رسالتؐ کے قانون میں ترمیم کو واپس نہ لیا تو دینی و مذہبی جماعتیں راست اقدام پر مجبور ہو جائیں گی مریدکے میں گزشتہ روز مکمل ہڑتال رہی تمام مارکیٹیں بند رہیں تاجروں نے ایک احتجاجی جلوس نکالا مقررین نے اپنے خطاب میں کہا کہ وزیر قانون کو برطرف نہ کیا گیا تو اس کے اچھے نتائج نہیں نکلیں گے۔ چنیوٹ میں تمام دکانیں مارکیٹیں اور بازار بند رہے سڑکوں پر ٹائر جلائے گئے جگہ جگہ مظاہرے کئے گئے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جزوی ہڑتال رہی اور مکمل ہڑتال ہوئی گوجرہ میں بھی مکمل ہڑتال کی گئی بار ایسوسی ایشن کی اپیل پر وکلاء نے عدالتوں کا بائیکاٹ کر دیا جھنگ میں مولانا اعظم طارق کی قیادت میں جلوس نکالا گیا جس میں وزیر قانون اقبال حیدر کے خلاف نعرہ بازی کی گئی اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ انہیں برطرف کیا جائے۔

حافظ آباد میں بھی مکمل ہڑتال رہی سینکڑوں افراد نے ونیکے روڈ پر جامع مسجد قدیم سے جلوس نکالا اس سے قبل انتظامیہ نے ۱۶ نوجوانوں کو گرفتار کر لیا تاہم علماء سے مذاکرات کے بعد انہیں رہا کر دیا گیا۔ ماموں کانجن میں آج مکمل ہڑتال کی جائے گی نماز ظہر کے بعد ایک جلوس نکالا جائے گا۔ جماعت اسلامی کے زیر اہتمام آج لاہور میں موضع بیر بیدیاں روڈ پر جلسہ ہو گا عارف والا میں آج مکمل ہڑتال ہو گی اور غلہ منڈی سے جلوس نکالا جائے گا۔

لاہور کے تاجر آج بھی ہڑتال کریں گے

لاہور (اپنے نامہ نگار سے) انجمن تاجران لاہور اور انجمن تاجران پنجاب نے آج ۶ر جولائی کی توہین رسالتؐ پر سزا کے قانون میں ترمیم کے خلاف لاہور میں ہڑتال کی اپیل کی ہے۔ واضح رہے کہ انجمن تاجران لاہور کے صدر پیپلز پارٹی کے حاجی عبدالمنان اور تاجران پنجاب کے صدر مسلم لیگ (ن) کے حاجی مقصود بٹ ہیں۔ دونوں تنظیموں کی طرف سے جاری کئے جانے والے ہڑتال کے علیحدہ علیحدہ اعلانات میں کہا گیا ہے کہ تاجر برادری اپنے تمام اختلافات اور گروہ بندیوں سے بالاتر ہو کر آج متحد ہو کر ہڑتال کرے گی۔

روزنامہ نوائے وقت میں ۶ر جولائی ۱۹۹۴ء کی اشاعت میں مسلمانوں کا ردعمل اور سپاہ صحابہؓ پاکستان نے اقبال حیدر کے خلاف اس کی برطرفی کے لئے تحریک چلانے کا اعلان کر دیا۔

توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کے خلاف قوم کا زبردست احتجاج

لاہور (خصوصی رپورٹر) وفاقی حکومت کی جانب سے توہین رسالتؐ کے قانون میں ترمیم کے فیصلہ کے خلاف ملک کے مختلف صوبوں میں علمائے کرام اور تاجروں سمیت لاکھوں افراد سراپا احتجاج میں کئی شہروں اور قصبوں میں بھی کاروباری مراکز بند رہے اور احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔ تاجروں نے بازوؤں پر سیاہ پٹیاں باندھیں اور سڑکوں پر ٹائر جلا کر زبردست احتجاج کیا۔ متعدد مقامات پر وفاقی وزیر قانون و پارلیمانی امور سید اقبال حیدر کے پتلے بھی جلائے گئے۔ صوبائی دارالحکومت سمیت متعدد شہروں کے بازاروں میں مکمل ہڑتال رہی۔ تاجروں و شہریوں نے وفاقی حکومت کے اس فیصلے کے خلاف زبردست نعرہ بازی کی جس میں کہا گیا ہے کہ گستاخ رسولؐ کی سزا میں کمی کر دی جائے گی۔ اس سلسلے میں احتجاجی جلسے بھی منعقد کئے گئے جن میں مقررین نے وفاقی حکومت کے متذکرہ فیصلے کو زبردست تنقید کا نشانہ بنایا اور کہا کہ حکومت کا یہ اقدام توہین رسالتؐ کے مترادف ہے۔ مقررین نے کہا کہ حکومت نے توہین رسالتؐ کے مرتکب افراد کے لئے مقرر کردہ سزا میں تخفیف کرنا قہر خداوندی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ یہ اسلام دشمن حکومت کا سیاہ فیصلہ ہے ہم پیارے نبی کی شان میں گستاخی کرنے والے رشدیوں کو خود سزا دیں گے کئی کاروباری مراکز پر منگل کے روز سیاہ پرچم بھی لہرائے گئے علمائے کرام نے حکومتی فیصلے کے خلاف جمعہ ۸ر جولائی کو ملک بھر میں یوم مذمت منانے کا اعلان کیا ہے۔ صوبائی دارالحکومت میں وفاقی وزیر کے اس اعلان کے خلاف چھوٹی بڑی تقریباً تمام مارکیٹیں احتجاجاً بند رہیں۔ شہر کی سب سے بڑی مارکیٹیں شاہراہ قائد اعظم میں مارکیٹ گلبرگ' بڑی مارکیٹ' فردوس مارکیٹ' سمن آباد' اچھرہ' اندرون شہر کی مارکیٹیں مین بازار اسلام پورہ سنت نگر' انارکلی' شاہ عالم مارکیٹ' الیکٹرک مارکیٹ' مال روڈ' مغل پورہ' مصطفیٰ آباد' بھائی چوک اور متعدد مارکیٹوں میں ہڑتال کی گئی۔

سپاہ صحابہؓ نے اقبال حیدر کی برطرفی کے لئے تحریک چلانے کا اعلان کر دیا

فیصل آباد (این این آئی) سپاہ صحابہؓ نے وفاقی وزیر قانون

اقبال حیدر کی برطرفی کے لئے احتجاجی تحریک چلانے کا اعلان کردیا ہے۔ سپاہ صحابہؓ کے سربراہ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی نے منگل کے روز یہاں اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ جمعہ کے روز ملک بھر کی تمام مساجد اور مدارس میں احتجاجی اجتماعات ہوں گے اور مظاہرے شروع کئے جائیں گے جو اقبال حیدر کی برطرفی تک جاری رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت ناموس رسالت بل کے بارے میں وزیر قانون کی طرف سے دیئے گئے ریمارکس کا بروقت ایکشن لیتی تو انہیں ناموس رسالتؐ کے گستاخ کے لئے مقرر سزا میں ترمیم کا اعلان نہ کرتے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر قانون نے یہ بات کرکے ناموس صحابہؓ اور ناموس رسالتؐ پر حملے کرنے والے ایک مخصوص فرقے کی ترجمانی کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر قانون نے گستاخان رسولؐ کی حمایت میں جو بات کی ہے اس سے صورتحال انتہائی سنگین ہوگئی ہے اور انہیں برطرف کئے بغیر موجودہ حکومت کسی صورت میں قائم نہیں رہ سکتی۔ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی نے واضح طور پر اعلان کیا کہ اگر حکومت نے ناموس صحابہؓ کے گستاخ کی سزا میں ترمیم کا فیصلہ واپس نہ لیا تو ان کی جماعت خود گستاخان رسالتؐ کی جہنم رسید کرے گی۔

توہین رسالتؐ کے قانون میں ترمیم کی تجویز واپس لی جائے' ۵ دینی و سیاسی جماعتوں کا مطالبہ

لاہور (خبر نگار خصوصی / وقائع نگار خصوصی) ملک کی پانچ بڑی سیاسی و دینی جماعتوں نے حکومت کو متنبہ کیا ہے کہ توہین رسالت ﷺ کے قانون میں ترمیم کرنے کی تجویز واپس نہ لی گئی تو اسے امت مسلمہ کے تمام مکاتب فکر کے سخت رد عمل کا سامنا کرنا پڑے گا کیونکہ اس قانون میں تبدیلی کسی مسلمان کے لئے بھی قابل قبول نہیں۔ منگل کو ایک مقامی ہوٹل میں ان پانچ جماعتوں کے رہنماؤں نے مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ ان میں تحریک جعفریہ کے سید منیر حسین گیلانی اور مولانا ظفر شاہانی' جمعیت اہلحدیث کے قاضی عبدالقدیر خاموش' حافظ شفیق انصاری اور مولانا اصغر فاروق' جمعیت علمائے پاکستان کے سردار محمد خان لغاری اور حاجی جاوید اقبال' جمعیت علمائے اسلام کے حافظ محمد یوسف اور حافظ ریاض درانی اور جماعت اسلامی (مودودی گروپ) کے حیدر فاروق مودودی شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ توہین رسالتؐ کے قانون کے بارے میں وفاقی وزیر قانون اقبال حیدر نے جو بیان دیا ہے وہ اس نازک معاملے سے ان کی بے خبری اور لاعلمی کا مظہر ہے۔ ان کے بیان سے پوری امت مسلمہ کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ ہم وزیر اعظم بے نظیر بھٹو سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ وزیر قانون کے بیان کا سختی سے نوٹس لیں۔ توہین رسالتؐ کے قانون کی پوری طرح پابندی کی جائے اور وزیر اعظم اپنے وزیروں کو اس بات کا پابند بنائیں کہ وہ دینی معاملات کے بارے میں علمائے کرام کی رائے لئے بغیر بیانات جاری نہ کریں۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ حکومت نے قانون میں ترمیم کی تجویز واپس نہ لی تو دینی جماعتیں باہمی مشاورت سے مشترکہ لائحہ عمل تیار کریں گی۔

توہین رسالتؐ کے قانون میں ترمیم کی اجازت نہیں دی جاسکتی' مولانا یوسف

کراچی (پ ر) اہلحدیث یوتھ فورس پاکستان کراچی ڈویژن کے مرکزی رہنما مولانا محمد یوسف نعیم' حافظ خورشید عالم' محمد یوسف سلفی نے ایک مشترکہ بیان میں توہین رسالتؐ کے قانون میں ترمیم اور وزیر قانون سید اقبال حیدر کے بیان پر رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے اس بات کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو یاد رکھنا ہوگا کہ یہ ملک اسلام کے نام پر وجود میں آیا ہے اور یہاں پر وہی حکومت چلے گی جو اسلامی نظام کا نفاذ کرے گی۔

وزیر قانون قوم سے معذرت کریں' اختر محمدی

کراچی (پ ر) اہلحدیث جانباز فورس پاکستان کے قائد اور جماعت اہلحدیث پاکستان کے مرکزی ڈپٹی سیکریٹری جنرل مولانا اختر محمدی نے کہا ہے کہ ناموس رسالتؐ کے قانون کو غیر موثر بنانے کی حکومتی کوششوں کو دینی جماعتیں ناکام بنادیں گی۔ وہ کارکنوں کی جانب سے دیئے گئے استقبالیے سے خطاب کررہے تھے۔ مولانا اختر محمدی نے کہا کہ ہم نام نہاد انسانی حقوق کے نام پر کائنات کی سب سے معزز ترین شخصیت کی شان میں گستاخی کو کسی قیمت پر بھی برداشت نہیں کرسکتے۔ انہوں نے وفاقی وزیر قانون سید اقبال حیدر

کے بیان کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایسے متنازعہ بیانات دے کر اپنی نوکری پکی کر رہے ہیں۔ مولانا اختر محمدی نے کہا کہ وزیر قانون کے گمراہ کن بیان سے کروڑوں مسلمانوں کی دل آزاری ہوئی ہے۔ لہٰذا وہ قوم سے معافی مانگیں بصورت دیگر اسلامیان پاکستان حکومت سے ان کی بے دخلی کی تحریک چلائیں گے۔

(روزنامہ نوائے وقت کراچی۔ ۵ر جولائی ۱۹۹۴ء)

روزنامہ پاکستان لاہور نے ۶ر جولائی ۱۹۹۴ء کی اشاعت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں کا احتجاج اور اس کے ساتھ وزیر موصوف نے اپنے بیان کی تردید کی جس کو امت مسلمہ نے مسترد کردیا کچھ اس طرح شائع کیا۔

توہین رسالت کا قانون' اقبال حیدر نے متنازعہ بیان کی تردید کردی

اسلام آباد (اپ پ) وفاقی وزیر قانون انصاف و پارلیمانی امور اقبال حیدر نے تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵۔ سی کے بارے میں خود سے منسوب بیان کی تردید کی ہے۔ وزارت قانون و پارلیمانی امور کے پریس ریلیز کے مطابق آئرلینڈ میں وفاقی وزیر کی تقریر میں ایسے کوئی الفاظ نہیں تھے جن کے خلاف بعض حلقوں میں رد عمل ہوا ہے۔ انہوں نے صرف یہ کہا تھا کہ جھوٹی شکایات یا دفعہ ۲۹۵۔ سی کے ناجائز استعمال کے خلاف تحفظ مہیا کیا جائے گا۔

توہین رسالتؐ قانون میں ترمیم' سپاہ صحابہؓ ۸ر جولائی کو یوم احتجاج منائے گی

ملتان (نمائندہ خصوصی) سپاہ صحابہؓ پاکستان ۸ر جولائی کو پورے ملک میں توہین رسالتؐ کے قانون میں ترمیم پر احتجاج کرے گی۔ اس روز جمعہ کے خطبوں میں وزیر قانون کے اس بیان پر احتجاج کیا جائے گا۔ یہ بات عبدالخالق رحمانی نے ایک بیان میں بتائی۔ انہوں نے کہا کہ ایک نظریاتی اور اسلام کے نام پر حاصل کی جانے والی مملکت میں شاتم رسولؐ کی سزا میں تخفیف عذاب الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ سپاہ صحابہؓ اسلامی دفعات کی آڑ میں اسلامی شقوں کو ختم کرنے یا ان میں ترمیم کرنے کی اجازت نہیں دے گی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر قانون اقبال حیدر اپنے غیر مسلم آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کے جذبات مجروح کر رہے ہیں۔ انہیں ٹی وی پر اپنے اس فعل پر پوری قوم سے معافی مانگنی چاہئے۔

وزیر قانون معافی مانگیں ورنہ جینا دوبھر کردیں گے' تحریک تحفظ ختم نبوت

کراچی (اپ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر مولانا خان محمد نائب امیر مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مرکزی سیکریٹری اطلاعات مولانا اللہ وسایا' جنرل سیکریٹری مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مرکزی رہنما مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا محمد انور فاروقی' مولانا سعید احمد جلالپوری' مولانا مفتی جمیل خان اور مفتی نظام الدین شامزئی نے وزیر قانون اقبال حیدر کی طرف سے ایمنسٹی انٹرنیشنل کے نمائندوں کو اس یقین دہانی کہ توہین رسالتؐ کے قانون کے مرتکب افراد کو گرفتار نہیں کیا جائے گا۔ مذمت کرتے ہوئے اسے آئین اور قانون کے خلاف قرار دیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ ایسے وزیر قانون کو اپنے منصب پر رہنے کا کوئی جواز نہیں۔ توہین رسالتؐ کا قانون آئین کا حصہ ہے اور اس میں ترمیم اور تبدیلی قومی اسمبلی کی اجازت کے بغیر نہیں کی جاسکتی۔ وزیر قانون اس سے قبل بھی اس قسم کے متنازعہ بیانات دے چکے ہیں اور ان کی کوشش ہے کہ اسلامی قوانین اور دفعات کو کسی طرح ختم کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ توہین رسالتؐ میں کسی قسم کی تبدیلی یا ترمیم ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی۔ وزیر قانون فوری طور پر اپنے اس بیان پر معافی مانگیں یا وضاحت کریں ورنہ علماء کرام ایسے شخص کا پاکستان میں جینا دوبھر کردیں گے اور ان کے خلاف تحریک کا آغاز کریں گے۔

۷ جولائی ۱۹۹۴ء

روزنامہ جسارت کراچی میں اسلامی جمعیت طلبہ کے راہنما اویس قاسم کا بیان۔

توہین رسالتؐ کے قانون میں ترمیم برداشت نہیں کی جائے گی' اویس قاسم

لاہور (نمائندہ جسارت) اسلامی جمعیت طلبہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ محمد اویس قاسم' مرکزی سیکریٹری جنرل عامر جمال اور اسسٹنٹ سیکریٹری جنرل راجہ فاضل حسین تبسم نے وفاقی وزیر قانون کے توہین رسالتؐ کے بارے میں قانون میں نرمی کے فیصلے پر شدید رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ توہین رسالتؐ کے مرتکب افراد کے خلاف سخت کارروائی کا قانون موجود رہنا چاہئے تاکہ کسی بھی فرد کو ایسی مذموم حرکت کرنے کی جرات نہ ہو اگر حکومت کی طرف سے اس قانون میں ترمیم کی گئی تو یہ اسلام کے ساتھ غداری اور غیرت مند پاکستانی قوم کے جذبات سے کھیلنے کے مترادف ہوگا جسے اسلامی جمعیت طلبہ ہرگز برداشت نہیں کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ پیپلزپارٹی کی حکومت اپنے امریکی آقاؤں کے اشاروں پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنی روایتی "اسلام دشمن پالیسی" پر اتر آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تاریخ گواہ ہے کہ اسلامی جمعیت طلبہ نے ہمیشہ قربانیوں کی لازوال داستان رقم کی ہے۔ ۱۹۷۴ء میں بھی اسلامی جمعیت طلبہ نے قادیانیت کے خلاف تحریک ختم نبوت میں بھرپور حصہ لے کر ثابت کردیا تھا کہ پاکستان کے نوجوان عشق مصطفیٰ کے لئے کٹ مرنے کے لئے تیار ہیں جس کے نتیجے میں بالآخر بھٹو حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہونا پڑا اور قادیانیوں کو اقلیت قرار دے دیا گیا انہوں نے کہا کہ وفاقی وزیر قانون کے اس بیان سے عوام کے جذبات مجروح ہوئے ہیں اور ان میں شدید بے چینی اور اشتعال پایا جاتا ہے اس لئے حکمران طبقہ قرآنی کو دعوت نہ دے اور قوم سے فی الفور معافی مانگے۔

(روزنامہ جسارت کراچی۔ ۷ر جولائی ۱۹۹۴ء)

روزنامہ جنگ کراچی نے ۷ر جولائی ۱۹۹۴ء کی اشاعت میں ورلڈ اسلامک مشن جے یو پی' جے یو آئی اور دیگر تنظیموں کا رد عمل اور یوم سیاہ منانے کا اعلان شائع کیا۔

تحفظ ناموس رسالتؐ کے قانون میں ترمیم سے قوم سراپا احتجاج بن جائے گی

کراچی (اپ ر) وزیر قانون کی جانب سے توہین رسالتؐ کے بل میں ترمیم سے متعلق بیان پر جے یو آئی (س) سپاہ صحابہؓ کراچی اور اسلامی جمعیت طلبہ پاکستان کے رہنماؤں نے شدید رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ تحفظ ناموس رسالتؐ کے قانون میں ترمیم سے پوری قوم سراپا احتجاج بن جائے گی۔ پی پی کی حکومت اس قسم کے فیصلے کرکے عذاب خداوندی کو دعوت نہ دے۔ جمعیت علمائے اسلام پاکستان صوبہ سندھ کے سربراہ مولانا محمد اسعد تھانوی سیکریٹری اطلاعات مولانا محمد اسعد ذکریا قاسمی سیکریٹری کراچی ڈویژن مولانا عبدالمجید نے اپنے مشترکہ بیان میں شدید رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے اسے مداخلت فی الدین قرار دیا۔ دریں اثناء جمعیت علمائے اسلام کراچی کے علمائے کرام کی طرف سے جمعہ ۸ر جولائی کو یوم احتجاج منایا جائے گا۔ اجتماعات جمعہ میں پی پی کی قیادت کی مبینہ اسلام دشمن پالیسیوں سے قوم کو آگاہ کیا جائے گا۔ گزشتہ روز کراچی ڈویژن کی عاملہ کے ہنگامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے سپاہ صحابہؓ کے صوبائی ڈویژنل سیکریٹری حافظ احمد بخش ایڈووکیٹ نے بیان کے خلاف ۸ر جولائی کو یوم احتجاج منانے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ وزیر قانون کو برطرف کریں۔ دریں اثناء اسلامی جمعیت طلبہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ محمد اویس قاسم' مرکزی سیکریٹری جنرل عامر جمال اور اسسٹنٹ سیکریٹری جنرل راجہ فاضل حسین تبسم نے کہا کہ اگر حکومت کی طرف سے اس قانون میں ترمیم کی گئی تو یہ اسلام کے ساتھ غداری اور غیرت مند پاکستانی قوم کے جذبات سے کھیلنے کے مترادف ہوگا' جسے اسلامی جمعیت طلبہ ہرگز برداشت نہیں کرے گی۔

توہین رسالتؐ قانون میں ترمیم موجودہ حکومت ختم کرنے کی سازش ہے

لاہور (خصوصی رپورٹر/ پریس ریلیز) انجمن تاجران سپاہ صحابہؓ پاکستان کے صدر افتخار احمد اعوان نے کہا ہے کہ تاجر برادری ناموس رسالتؐ اور ناموس صحابہؓ و اہل بیتؓ کے تحفظ کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے سے بھی گریز نہیں کرے گی۔ ان خیالات کا اظہار افتخار احمد اعوان نے تاجروں کے احتجاجی اجتماع سے گلبرگ میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ تاجر برادری نے کامیاب ہڑتال کرکے یہ ثابت کردیا کہ ناموس رسالتؐ اور ناموس صحابہؓ ہمیں جان و مال ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے اور اس کے لئے بڑی سے بڑی

قربان دینے سے بھی گریز نہیں کیا جائے گا۔ جمعیت علماء پاکستان(نیازی گروپ) شمالی لاہور کے رہنما مولانا افتخار احمد نقشبندی نے اپنے خطاب میں کہا کہ وزیر قانون سید اقبال حیدر فی الفور اپنے بیان کو واپس لے کر کابینہ سے مستعفی ہوجائیں۔ جمعیت علماء پاکستان کے رہنما مولانا حافظ شیر محمد رضوی نے کہا کہ قانون توہین رسالتؐ پہ حکومت کی پالیسی منافقانہ ہے۔ جمعیت کے شمالی لاہور کے سیکریٹری مشتاق احمد ہاشمی نے کہا کہ یہ بے نظیر کی حکومت کو ختم کرنے کی سازش کی ہے۔ انجمن تاجران لاہور کا اجلاس زیر صدارت انجمن تاجران لاہور کے صدر خدا بخش بٹ منعقد ہوا اجلاس میں سون مارکیٹ کے جنرل سیکریٹری شیخ فیاض احمد نے کہا کہ وزیر قانون کو فوری طور پر برطرف کیا جائے۔ اجلاس کے آخر میں مشترکہ قراردادو کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا کہ فوری طور پر وزیر قانون اقبال حیدر کو وزارت سے برطرف کیا جائے۔ اسلامی جمعیت طلبہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ محمد اویس قاسم مرکزی سیکریٹری نزل عامر جمال اور اسسٹنٹ سیکریٹری جنرل راجہ فاضل حسین تبسم نے کہا کہ توہین رسالتؐ کے مرتکب افراد کے خلاف سخت کارروائی کا قانون موجود رہنا چاہئے تاکہ کسی بھی فرد کو ایسی مذموم حرکت کرنے کی جرات نہ ہو اگر حکومت کی طرف سے اس قانون میں ترمیم کی گئی تو یہ اسلام کے ساتھ غداری اور غیرت مند پاکستانی قوم کے جذبات سے کھیلنے کے مترادف ہوگا۔ کنویز سنی تحریک محمد صدیق قادری نے کہا کہ وفاقی وزیر قانون کے بیان پر خاموشی حکومت کی اس سازش میں ملوث ہونے کا ثبوت فراہم کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقبال حیدر نے اگر اپنے الفاظ واپس نہ لئے تو ہم اسے بھی گستاخ رسول کی حمایت کرنے کی پاداش میں گستاخ رسول تسلیم کریں گے۔ جمعیت اتحاد العلماء پاکستان کے صدر مولانا عبدالمالک اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں حضرت خواجہ خان محمد کندیاں' مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا عبدالرحیم اشعر' مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا محمد اسماعیل شجاع "بادی' صاحبزادہ طارق محمود' مولانا بشیر احمد' مولانا اللہ وسایا پاسبان لاہور کے چیئرمین اسد منظور بٹ تحریک وحدت اسلامی کے قائدین پیر سید آصف علی شاہ جاوید اکبر ساقی اور خالد یاسین سپاہ صحابہؓ سپریم کونسل کے چیئرمین ممبر اسلامی نظریاتی کونسل مولانا ضیاء القاسمی انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان کے رہنماؤں مرکزی جماعت اہل حدیث پنجاب کے امیر مولانا حبیب الرحمن فاروقی جمعیت طلبہ اسلام پاکستان کے مرکزی صدر عبدالرزاق عابد سینئر نائب صدر منظور احمد سیکریٹری اطلاعات و نشریات ندیم شہزاد نے بھی وفاقی حکومت کی جانب سے توہین رسالتؐ کے قانون میں ترمیم کرنے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت بیرونی آقاؤں کے اشارے پر خلاف اسلام قوانین کو استحکام دینے کی کوشش کررہی ہے۔

گستاخان رسولؐ کی سزا میں ترمیم کے خلاف متعدد شہروں میں ہڑتال اور مظاہرے

لاہور(نمائندگان جنگ/ این این آئی) گستاخان رسولؐ کی سزا میں ترمیم کے خلاف لاہور کے مختلف علاقوں کے علاوہ کئی دوسرے شہروں میں بھی ہڑتال رہی۔ احتجاجی جلوس نکالے گئے ٹائر جلاکر ٹریفک بلاک کی گئی۔ لاہور کے کاروباری مراکز میں جزوی ہڑتال رہی۔ تاہم مال روڈ' انارکلی' شاہ عالمی' رنگ محل' سرکلر روڈ' لنڈا بازار میں سپاہ صحابہؓ نے احتجاجی مظاہروں اور جلسے جلوسوں کا سلسلہ جاری رکھا۔ احتجاجی ریلیوں سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ گستاخان رسولؐ کی سزا صرف موت ہے اس لئے اس ترمیم کا مقصد مسلمانوں کی دل آزاری ہے۔ جے یو پی(نیازی گروپ) نے ۸ر جولائی کو یوم مذمت منانے کا اعلان کیا جبکہ جے یو آئی نے ۸ر جولائی کو یوم احتجاج کے طور پر منانے کا اعلان کیا ہے۔ گوجرانوالہ میں سپاہ صحابہؓ کے زیر اہتمام احتجاجی جلوس نکالا گیا۔ شرکاء جلوس نے وفاقی وزیر کے خلاف کتبے اور بینر اٹھا رکھے تھے جن پر مختلف نعرے درج تھے۔ اس دوران وفاقی وزیر قانون کا پتلا بھی جلایا گیا۔ جماعت اہلسنّت کے علماء' مشائخ' وکلاء' طلباء اور تاجروں کا ایک مشترکہ احتجاجی جلوس جامعہ فاروقیہ رضویہ سے شروع ہوکر چوک گوندانوالہ میں اختتام پذیر ہوا۔ تحریک منہاج القرآن ضلع گوجرانوالہ کے تمام فورمز نے احتجاجی جلوس نکالا اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے مقررین نے حکومت پر کڑی نکتہ چینی کی اور وزیر قانون کی فوری برطرفی کا مطالبہ کیا۔ سرگودھا میں بھی ہڑتال رہی' سڑکوں پر ٹائر جلائے گئے۔ اوکاڑہ میں خوانچہ فروشوں نے بھی ہڑتال میں بھرپور حصہ لیا سرکاری دفاتر میں ملازمین کی حاضری معمول سے کم رہی۔ ایک بہت بڑا احتجاجی جلوس نکالا گیا۔ شرکائے جلوس نے وزیر قانون کا پتلا نذر آتش کیا۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں احتجاجی ہڑتال کی گئی اور شہر کی تمام دکانیں اور کاروباری ادارے سارا دن بند رہے۔ ہڑتال کے دوران گلی' محلوں اور مضافاتی بستیوں میں بھی دکانیں بند رہیں جبکہ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے وکلاء نے بھی احتجاجی ہڑتال کی اور کوئی بھی وکیل مقدمات کی پیروی کے لئے عدالتوں میں پیش نہیں ہوا۔ این این آئی کے مطابق چکوال میں شہر کی مختلف سیاسی' مذہبی اور تاجر تنظیموں کے زیر اہتمام ایک بہت بڑا جلوس نکالا گیا جلوس شہر کی مختلف سڑکوں پر نعرہ بازی کرتا ہوا بعد ازاں پرامن طور پر منتشر ہوگیا۔ نامہ نگار کے مطابق عارف والا میں ۷ر جولائی کو مکمل ہڑتال ہوگی اور احتجاجی جلوس نکالے جائیں گے اس بات کا فیصلہ انجمن تاجران اور انجمن شہریان کے مشترکہ اجلاس میں کیا گیا۔ دریں اثناء پاکستان مسلم لیگ(ن) یوتھ ونگ گوجرانوالہ سٹی کے ایک ہنگامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے محمد نعمان بٹ نے مطالبہ کیا کہ وفاقی وزیر کو فی الفور برطرف کرکے ان کے خلاف توہین رسالتؐ کا مقدمہ درج کیا جائے۔

اقبال حیدر دائرۂ اسلام سے خارج ہو چکے' علامہ عبدالقادر روپڑی کا فتویٰ

لاہور(نمائندہ جنگ) جماعت اہلحدیث پاکستان کے سربراہ علامہ عبدالقادر روپڑی نے فتویٰ دیا ہے کہ وفاقی وزیر سید اقبال حیدر توہین رسالتؐ کے قانون کے بارے میں بیان دینے سے اب وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہوچکے ہیں جبکہ وفاقی کابینہ کے مسلمان وزراء بھی اس زد میں آچکے ہیں انہوں نے کہا کہ اب ان وزراء کو قومی اسمبلی میں اقلیتی نشستوں پر بٹھایا جائے جبکہ سید اقبال حیدر کو سزا کے طور پر ملک بدر کردیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ گر حکومت نے توہین رسالتؐ کے قانون میں کسی قسم کی کوئی ترمیم کی تو یہ ملک عذاب الٰہی میں مبتلا ہوجائے گا۔

توہین رسالتؐ کے مرتکب شخص کی سزا میں کمی برداشت نہیں کی جائے گی' ورلڈ اسلامک مشن

کراچی(اسٹاف رپورٹر) جمعیت علمائے پاکستان کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا ہے کہ خلیفہ رسول اللہ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ نے توہین رسالتؐ کے مرتکب مسیلمہ کذاب کی سزا موت مقرر کرکے اس مسئلے کو ہمیشہ کے لئے حل کردیا تھا وہ ورلڈ اسلامک مشن پاکستان کے اجلاس میں خطاب کررہے تھے جس میں اس بات پر سنجیدگی سے غور کیا گیا کہ اگر توہین رسالتؐ کے مرتکب فرد کی سزا میں کسی قسم کی ترمیم اور تخفیف کی گئی تو اس کو کسی قیمت پر برداشت نہیں کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں حکومت پاکستان کو متنبہ کیا گیا کہ اگر توہین رسالتؐ کرنے والوں کی سزاؤں میں کسی قسم کی رواداری یا ہچکچاہٹ کی گئی تو وہ نوشتہ دیوار پڑھ لیں۔ اجلاس میں عوام اہلسنّت سے اپیل کی گئی کہ وہ ماہ ربیع الاول کا شایان شان طریقہ سے استقبال کریں۔ اجلاس میں ورلڈ اسلامک مشن کے مرحوم ٹرسٹی انوار الحق کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی اور مرحوم کی جگہ افتخار الحق کو اتفاق رائے سے ٹرسٹی منتخب کیا گیا۔ اجلاس میں پروفیسر شاہ فرید الحق' صوفی ایاز خان نیازی' محمد احمد صدیقی' حاجی عبدالرزاق' افتخار الحق' عبدالغفار لاکھانی' محمد امین اور دیگر افراد نے شرکت کی۔

توہین رسالتؐ کرنے والے کو کیفر کردار تک پہنچانا ہر مسلمان کا فرض ہے' صدیق راٹھور

کراچی(پ ر) جے یو پی کراچی کے صدر صدیق راٹھور نے کہا ہے کہ توہین رسالتؐ کے مرتکب شخص کو کیفر کردار تک پہنچانا ہر مسلمان اور اسلامی حکومت کے حکمرانوں کا فرض اولین ہے جبکہ اس کی سزا میں انسانی حقوق کے نام پر کسی بھی قسم کی کمی و بیشی یا اس جرم کے بارے میں کسی قانونی یا شرعی سقم پیدا کرنے والا سزا کا مستحق ہوگا۔

وفد نے ۱۷ر جولائی کو ہونے والے ضلعی کنونشن کے انتظامات کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے قانون ختم نبوت میں ترمیم اور اس سے متعلق بیانات پر کارکنوں کے جذبات سے آگاہ کیا۔

توہین رسالت میں ترمیم اور پریس کی رائے

وفاقی وزیر قانون اقبال حیدر کے اس بیان پر کہ حکومت توہین رسالتؐ کے قانون میں ترمیم کر رہی ہے مسلمانوں کے جذبات مشتعل ہوئے' اور مشتعل جذبات نے احتجاج کی شکل اختیار کرلی' اس پر "پریس کی رائے" پیش خدمت ہے۔

روزنامہ جنگ کراچی ۱۳ر جولائی ۱۹۹۴ء کے ادارتی صفحہ پر لاہور کے معروف صحافی اور کالم نگار جناب ارشاد احمد حقانی کا ایک مضمون "کیا یہ سچ ہے؟" کے عنوان سے چھپا ہے' جس کو ذیل میں من و عن پیش کیا جاتا ہے:

سابق مشرقی پاکستان میں پاکستان دشمن جذبات کے فروغ کی دوسری بہت سی وجوہات کے علاوہ ایک وجہ یہ بھی تھی کہ مشرقی پاکستان کے تعلیمی اداروں میں اسکولوں سے لے کر یونیورسٹیوں تک غیر مسلم اساتذہ بہت بڑی تعداد میں کام کر رہے تھے اور وہ اپنے مذموم مقاصد کے لئے ہروقت سرگرم عمل رہتے تھے لیکن کسی بھی حکومت کو ان کی سرگرمیوں کا نوٹس لینے کی توفیق نہ ہوئی۔ آج ایک ایسی اطلاع نظر سے گزری ہے جسے پڑھ کر مشرقی پاکستان میں اپنی قومی بے حسی اور اہم ملکی مفادات سے غفلت کی المناک یاد تازہ ہوگئی۔ اطلاع کے مطابق انڈونیشیا میں پاکستان کے سفارت خانے کے تحت چلنے والے پاکستانی اسکول میں بھارتی جاسوسوں کا پوری طرح غلبہ ہوچکا ہے اور مزید بدقسمتی یہ ہے کہ انہیں جکارتہ میں متعین ہونے والے پاکستانی سفیروں ہی سے بھرپور تعاون اور امداد حاصل رہی ہے اور اب تک ہے۔ سفارت خانے ہی کے ایک افسر کی تیار کردہ رپورٹ میں جس کی نقول صدر لغاری ا، وزیراعظم بے نظیر کو بھی بھیجی گئی ہیں۔ اس اسکول کے حالات کا جو نقشہ کھینچا گیا ہے وہ رونگٹے کھڑے کردینے والا ہے اور اس سے متعلقہ پاکستانی اہل کاروں کی بے حسی' خود غرضی اور ضمیر فروشی کی ایک بھیانک تصویر سامنے آتی ہے۔ یہ رپورٹ اگر صحیح ہے تو حکومت پاکستان کو بلا اوئی تاخیر اس پر سخت تادیبی کارروائی کرنی چاہئے۔ اطلاع کے مطابق اسکول کا ۹۰ فیصد عملہ غیر مسلم ہے۔ ابھی حال ہی میں تین بھارتی خواتین جو بہت حسین اور خوش شکل ہیں' اسکول کے اسٹاف میں بھرتی کی گئی ہیں۔ ان کے نام مس سادی مانک رام' مس انیتا گاندھی اور مس جمنا ہیں۔ وہ گاندھی میموریل اسکول جاکرتا کی پڑھی ہوئی ہیں اور ہر ایک کو ۹۰۰ امریکی ڈالر تنخواہ مل رہی ہے۔ یہ استانیاں پاکستانی اور مسلمان لڑکیوں کو ہندوستانی گانوں پر رقص کرنے پر مجبور کرتی ہیں اور اگر یہ بچیاں انکار کریں تو اسکول سے اخراج کی دھمکی دی جاتی ہے۔ فحش لٹریچر بچیوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اور انہیں عریاں تصاویر بنانے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ سب سے پہلے ۱۹۸۸ء میں اس وقت کے پاکستانی سفیر نے دو ہندوستانی عورتوں مس پشپا اور مسز اولینڈو کو بھرتی کیا اور اس وقت کے ملٹری اتاشی اور پریس اتاشی نے بھی سفیر کی ہاں میں ہاں ملائی۔ سفیر موصوف نے اپنے دو خاص دوست بھی بھرتی کئے جن میں سے ایک صاحب مبشر احمد کا بھارتی سفارت خانے سے قریبی رابطہ تھا اور اس نے بھارتی سفارت خانے سے درخواست کی کہ پاکستانی اسکول میں "ثقافتی سرگرمیوں" کے فروغ میں اس کی مدد کی جائے۔ کہا جاتا ہے کہ جکارتہ میں موجودہ پاکستانی سفیر نے جو اسکول کے پریذیڈنٹ بھی ہیں' سفارت خانے کے عملے کے بعض ارکان کی مدد سے ۱۹۹۲ء میں مزید ہندوستانی عورتوں کو اسکول میں بھرتی کیا۔ ان میں سے ایک عورت مس انیلا ۱۹۹۳ء میں اپنی انتہائی قابل اعتراض جنسی سرگرمیوں کی وجہ سے اسکول سے نکال بھی دی گئی ہے۔ ان کے علاوہ مسز انوراوھا گوبند رام للوانی جو بالکل غیر تربیت یافتہ ہے وہ بھی قابل اعتراض حرکات کی وجہ سے اب نکالی جاچکی ہے۔ ایک عورت مس سادی مانک رام ایک اور مس انیتا گاندھی اور مس جمنا ابھی تک اسکول میں کام کررہی ہیں۔ یہ الزام بھی اس رپورٹ میں لگایا گیا ہے کہ ان بھارتی عورتوں کو ملازمت دینے کے لئے پاکستانی خواتین اساتذہ کو زبردستی ملازمت سے علیحدہ کیا گیا۔ یہ ہندوستانی عورتیں بھارتی خفیہ ایجنسیوں کی تربیت یافتہ ہیں۔ رپورٹ میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ بھارتی خواتین پاکستانی سفیر اور ملٹری اتاشی کے بہت قریب ہیں۔ وہ سفارت خانے میں اکثر آتی ہیں' بند کمروں میں سفارت خانے کے اعلیٰ ترین اہلکاروں سے ملاقاتیں کرتی ہیں اور کشمیر' پاکستان کے جوہری پروگرام اور دوسرے معاملات پر سفارت خانے سے اہم راز حاصل کرتی ہیں۔ ستم بالائے ستم یہ ہے کہ سفیر کے اپنے دو بچے سفارت خانے کے اسکول میں داخل نہیں کرائے گئے اور وہ امریکی انٹرنیشنل اسکول میں پڑھ رہے ہیں۔ جن کی دو ہزار امریکی ڈالر ماہانہ فیس حکومت پاکستان ادا کررہی ہے۔ سفارت خانے کے اسکول کی مالیات کی حالت بھی نہایت ناگفتہ بہ بتائی جاتی ہے۔ حکومت پاکستان اسکول کے اخراجات کے لئے سالانہ ۱۵ لاکھ روپے گرانٹ دیتی ہے۔ اسکول کے ہر طالب علم سے ۱۵۰۰ امریکی ڈالر بطور داخلہ فیس لی جاتی ہے۔ اور ۵۰۰ ڈالر ماہانہ فیس ہے۔ ۵ اساتذہ کی تنخواہیں وفاقی وزارت تعلیم ادا کرتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اسکول کا بجٹ ہمیشہ خسارے میں ہوتا ہے اور اس کے خزانے میں کبھی کوئی رقم موجود نہیں ہوتی۔ کچھ مزید ہندوستانی عورتیں جو اسکول میں کام کرچکی ہیں ان میں مسز لاہو سنتوش ہوجوانی اور مسز ریکا مرانی شامل ہیں' جو اپنے مذموم مقاصد کے تحت اسکول میں آئیں اور اپنا مشن مکمل ہونے پر ۱۹۹۲ء میں اسکول سے فارغ ہوگئیں۔

یہ بات کوئی راز نہیں کہ پاکستانی قوم اپنے خون پسینے کی کمائی سے اپنے سفارت خانوں کے اخراجات پورے کررہی ہے' لیکن بعض نام نہاد پاکستانی نہ صرف ان سفارت خانوں میں حکومت کو مالی نقصان پہنچارہے ہیں' نہ صرف غیر اخلاقی اور مذموم جنسی سرگرمیوں میں ملوث ہیں بلکہ پاکستان کے راز بھی بھارتی عورتوں کے ذریعے دشمن تک پہنچارہے ہیں۔ اس سے بڑی غداری اور کیا ہوسکتی ہے۔ ہم حکومت پاکستان سے کہیں گے کہ وہ جکارتہ کے پاکستانی مشن اور اسکول کے حالات کی پوری تحقیقات کرائے اور جن لوگوں نے حکومتی عہدوں کی آڑ میں قومی مفادات کو بیچا ہے ان کو عبرت ناک سزا دے۔ مزید برآں دوسرے سفارت خانوں کے حالات کا بھی جائزہ لیا جائے اور جہاں جہاں غلط حرکات ہورہی ہیں ان کا ازالہ کرنے کی پوری کوشش کی جائے۔

اس سلسلہ میں چند اشارات ناگزیر ہیں:

۱۔ اسلامی و غیر اسلامی ممالک میں ہمارے سفارت خانوں کی کارکردگی لائق رشک نہیں' ان میں اکثر و بیشتر سفارت خانوں میں افسران اور عملہ فرض ناشناس بھی ہے' اور نااہل بھی۔ ہمارے یہ سفارت خانے نہ تو ملک کی صحیح نمائندگی اور اس کے مفادات کا تحفظ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں' اور نہ ہی انہیں اسلامی اور معاشرتی اقدار سے

دلچسپی ہے' حقانی صاحب نے جکارتا (انڈونیشیا) کے سفارت کانے کے بارے میں "سفارت خانے ہی کے ایک افسر کی رپورٹ" کی روشنی میں جن حقائق کا انکشاف کیا ہے 'اگر قوم و وطن اور مذہب اسلام کے بارے میں درد دل رکھنے والی ٹیم ہمارے سفارت خانوں کی تفتیش پر مامور کی جائے تو نہایت دلخراش حقائق سامنے آئیں گے۔

۲۔ ہمارے سفارت خانوں کی زبوں حالی کا اصل سبب یہ ہے کہ ان سفارت خانوں میں افسران اور عملہ کی بھرتی ملکی و مذہبی مفادات کے تحفظ کے لئے نہیں کی جاتی' بلکہ برسر اقتدار حکومت اپنے منظور نظر لوگوں کو نوازنے کے لئے بھرتی کرتی ہے' جن لوگوں کو وزیر بنانا مشکل ہوتا ہے انہیں سفیر بنا کر باہر ملک بھیج دیا جاتا ہے۔ اور وہ ملک و قوم کے پیسے پر داد عیش دیتے ہیں' چونکہ ان لوگوں کی نگرانی کا کوئی معقول انتظام نہیں 'اس لئے ان سفیروں اور ان کے ماتحت عملہ کو ہر قسم کی آزادی ہے۔

۳۔ ہمارے سفارت خانوں میں اکثر و بیشتر حضرات دین اور دینی اقدار سے یکسر بے بہرہ ہیں 'اس لئے وہ خوف خدا اور محاسبہ آخرت سے بھی بے نیاز ہیں 'ان میں بہت کم افراد ایسے ہوں گے جو ذہناً "مسلمان ہوں' اور عملاً دینی فرائض بجالاتے ہوں۔

۴۔ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ رسوائے زمانہ چوہدری ظفر اللہ خان قادیانی نے بیرونی سفارت خانوں کو قادیانیت کے اڈے بنادیا تھا' پاکستان کے سفارت خانے دراصل قادیانی مشن کے مراکز بن گئے تھے' بعد میں اگرچہ صورتحال میں کچھ تبدیلی آئی' لیکن اس کے باوجود ہمارے سفارت خانوں میں قادیانی اب بھی خاصی تعداد میں موجود ہیں' مرزا غلام احمد قادیانی کے زمانہ سے لے کر آج تک قادیانی جماعت کا کام مسلمانوں کی مخبری کرنا اور غیر ملکی آقاؤں کے لئے مسلمانوں کی جاسوسی کرنا رہا ہے' اس لئے سفارت خانوں میں قادیانیوں کا تقرر دراصل ان سفارت خانوں کو جاسوسی کے اڈوں میں تبدیل کرنا ہے' حقانی صاحب کے مندرجہ بالا مضمون میں جو کہا گیا ہے:

> "سفیر موصوف نے اپنے دو خاص دوست بھی بھرتی کئے' جن میں سے ایک صاحب مبشر احمد کا بھارتی سفارت خانے سے قریبی رابطہ تھا' اور اس نے بھارتی سفارت خانے سے درخواست کی کہ پاکستانی اسکول میں "ثقافتی سرگرمیوں" کے فروغ میں اس کی مدد کی جائے۔"

ہمیں شبہ ہے کہ یہ مبشر احمد نامی شخص قادیانی ہے' اور جکارتا میں پاکستانی سفارت خانے کو جاسوسی کے اڈے میں تبدیل کرنا اسی ذات شریف کا کارنامہ ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ اس امر کی تحقیقات کرے کہ آیا یہ شخص واقعی قادیانی ہے یا نہیں؟ اور یہ کہ بھارتی سفارت خانے کے ساتھ اس کا قریبی رابطہ کیوں ہے؟ اور یہ کہ سفیر موصوف کی اس شخص کے ساتھ دوستی کی اصل بنیاد کیا ہے؟ کیا یہ سفیر بھی قادیانیوں کا زر خرید تو نہیں؟ ہمارا خیال ہے کہ اگر اس کی صحیح تفتیش کی جائے تو حیرت انگیز انکشافات سامنے آئیں گے 'کیا حکومت اس کی جرأت کرے گی؟

اخبار نویسوں کو خفیہ رقوم

چند روز پہلے اسلام آباد اور لاہور سے شائع ہونے والے ایک انگریزی روزنامے نے اپنے صفحہ اول پر یہ خبر شائع کی کہ وزارت اطلاعات نے خفیہ فنڈ سے لاکھوں روپے اخبار نویسوں میں تقسیم کئے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق ٹرسٹ کے ایک اخبار کے ایڈیٹر کو دس لاکھ روپے عطا کئے گئے' جب ان سے حساب مانگا گیا تو انہوں نے ان اخبار نویسوں کی ایک فہرست پیش کردی جن کو انہوں نے اس "مال غنیمت" میں شریک کیا تھا۔ ان میں لاہور کے ایک اردو اخبار کے چیف رپورٹر کا نام بھی شامل تھا۔ ایک انگریزی روزنامے کو پچاس لاکھ روپے عنایت کئے گئے۔ لاہور سے شائع ہونے والے ایک اردو ہفت روزہ کو دس لاکھ روپے ملے۔ اسلام آباد میں ایک میڈیا سیل قائم کرنے کے لئے بائیس لاکھ روپے کی رقم چند خوش نصیبوں کو ادا کی گئی۔ وزارت اطلاعات کے بعض اعلیٰ حکام نے بھی اس بہتی گنگا میں ہاتھ دھوئے اور رسید کے بغیر لاکھوں کی رقم وصول کرلی۔

خبر میں بتایا گیا تھا کہ (اب سابق) سیکریٹری اطلاعات تنویر احمد خاں نے اس صورتحال کا سختی سے نوٹس لیا ہے اور وزیر اعظم سیکریٹریٹ میں جاکر نیا عہدہ سنبھالنے سے پہلے اس بے قاعدگی کی نشاندہی کردی ہے۔

اگلے روز وزیر اطلاعات کو اسلام آباد میں مصری سفارت خانے کے ایک استقبالیے میں اخبار نویسوں نے گھیر لیا تو انہوں نے فرمایا کہ نہ تو وزارت اطلاعات نے اخبار نویسوں میں کوئی خفیہ فنڈ تقسیم کیا ہے اور نہ ہی کسی اخبار نویس نے اس کے لئے ان سے رابطہ قائم کیا ہے۔ انہوں نے اس حوالے سے چھپنے والی رپورٹ کو بے بنیاد الزام تراشی قرار دیا۔ جو اخبار اس خبر کا ذمہ دار تھا' اس نے جناب وزیر کی یہ گفتگو چھاپی تو اس کے نیچے یہ بھی لکھ دیا کہ (ہماری اولین) اسٹوری وزارت اطلاعات ہی کی طرف سے کرائی جانے والی انکوائری کے نتیجے پر مبنی تھی اور ہمارے رپورٹرز کو اپنی صداقت پر اصرار ہے۔

میں نے اپنے ذرائع سے صورتحال معلوم کرنے کی کوشش کی تو پتہ چلا کہ سیکرٹ فنڈ کے حوالے سے سامنے آنے والی تفصیلات میں نہ کوئی مبالغہ ہے نہ مغالطہ۔ یہ فنڈ تقسیم کیا گیا ہے اور اخبار نویسوں نے اس سے استفادہ کیا ہے۔ اس بارے میں حقائق وزارت کی فائلوں میں موجود ہیں اور حلوائی کی دکان پر دادا جی کی فاتحہ پڑھنے کے دستاویزی ثبوت خود وزارت ہی کے حکام نے یکجا کردیئے ہیں۔ محکمانہ سطح پر باقاعدہ تحقیقات کا اہتمام کیا گیا تھا اور اس حوالے سے جو کچھ سامنے آیا وہ دو اور دو چار کی طرح محفوظ کرلیا گیا ہے۔

وہ اخباری گروپ جو مذکورہ انگریزی روزنامہ چھاپتا ہے' اس کے سینئر افراد نے وزیر اعظم سے خصوصی انٹرویو کیا۔ اس میں اس انگریزی اخبار کے ایڈیٹر بھی بنفس نفیس موجود تھے' وزیر اعظم کی توجہ اس خبر کی طرف دلائی گئی تو انہوں نے کمال بے نیازی کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ میرے پاس تو کوئی ایسی فائل یا اطلاع نہیں آئی۔ پھر ہنستے ہوئے کہا کہ میرے پاس ان اخبار نویسوں کی فہرست ہے جو سابق حکومت سے سیکرٹ فنڈ سے پیسے لیتے رہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو وہ فائل آپ کو دے دوں گی بشرطیکہ آپ ان اخبار نویسوں کو پیشے سے الگ کرسکیں۔

وزیر اعظم سے انٹرویو کرنے والوں نے خدا معلوم اس کا کیا جواب دیا' لیکن اس کا جواب صرف اور صرف ایک ہے اور وہ یہ کہ آپ فہرست فراہم کریں' ان

حضرات کو پیشہ صحافت سے خارج کردیا جائے گا۔ کسی اخبار نویس کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ خفیہ فنڈ یا خفیہ محکموں سے کسی بھی قسم کی کوئی رقم وصول کرے۔ جو صاحب یا صاحبان اس جرم کا ارتکاب کرتے ہیں' ان کے چہروں سے نقاب اٹھانا ایک قومی خدمت ہے۔ تمام اخباری تنظیمات پر لازم ہے کہ وہ اپنے داخلی اختلافات ختم کرکے اس معاملے پر یکساں موقف اختیار کریں اور وزیر اعظم کا چیلنج قبول کرلیں۔ اس کے ساتھ ہی انہیں یہ بھی زور دینا چاہئے کہ وزیر اعظم پہلے اپنے دور کا حساب صاف کریں' ان کی ناک کے نیچے جو کچھ ہوا ہے' اس کی رپورٹ ان ہی کے حکام نے مرتب کردی ہے۔ ان کے ممدوحین اور منتوعین کے نام جاری کرنے کے لئے مسلم لیگ کے میڈیا سیل کو حرکت میں نہیں آنا پڑا۔ ایک دوسرے کے وظیفہ خواروں کی فہرست تیار کرتے وقت تو کسی رعایت یا تعصب سے بھی کام لیا جاسکتا ہے' کسی مخالف کا منہ کالا کرنے کے لئے کوئی اوچھا وار بھی کیا جاسکتا ہے۔ لیکن جو حکومت اس وقت موجود ہے' اس کے فیض یافتگان کی فہرست منظر عام پر آجائے تو یہ ایک نئی روایت کی ابتدا ہوگی اور اس سے صحافت کی تطہیر میں جو مدد ملے گی' اسے بے مثال اور بے نظیر کہا جاسکے گا۔

نواز شریف جب وزیر اعظم تھے تو انہوں نے بھی وظیفہ خور اخبار نویسوں کی طرف اشارہ کیا تھا اور بڑے بڑے ایڈیٹروں اور اخبار نویسوں کی موجودگی میں الزام لگایا تھا کہ اہل صحافت میں لفافے وصول کرنے والے موجود ہیں۔ ان سے یہ بھی مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ ان کے نام جاری کریں اور اپنی ذمہ داری کا تعین بھی کریں کہ اگر ان کی حکومت اس کاروبار میں مصروف ہے تو اسے کن الفاظ میں یاد کیا جائے اور اس کی کیا داد دی جائے؟ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ نواز شریف صاحب نے اس "قومی راز" سے پردہ اٹھانے کی جرات نہیں کی۔

اب وزیر اعظم بے نظیر نے اس طرح کے الفاظ دہرا دیئے ہیں اور جس لہجے میں دہرائے ہیں' اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ان کو عملی جامہ پہنانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتیں۔ حالانکہ ان کا معاملہ بے حد مختلف ہوچکا ہے۔ ان کی وزارت اطلاعات منظور نظر افراد کی جیبیں بھر چکی ہے اور ان کی فہرست بھی مرتب کرچکی ہے۔ وزیر اعظم یہ فہرست جاری فرمادیں تو اس کی کریڈیبلیٹی کسی شک و شبے سے بالاتر ہوگی۔ اگر وزیر اعظم فوراً کارروائی کریں تو وہ خود کو بری الذمہ بھی قرار دے سکیں گی۔ ان کی طرف سے دعویٰ کیا جاسکے گا کہ وہ اس "رشوت ستانی" میں فریق نہیں ہیں۔ ماتحت افراد نے یہ کالا دھندا کیا ہے تو ان کے خلاف کارروائی کردی گئی ہے۔ لیکن اگر ایسا نہیں ہوتا اور اگر مگر اور چونکہ چنانچہ میں معاملے کو الجھانے کی کوشش ہوتی ہے تو پھر کوئی بھی دامن نہیں بچاسکے گا کہ رشوت لینے والا ہی نہیں' رشوت دینے والا بھی..... ضمیر اور قلم بیچنے والا ہی نہیں' خریدنے والا بھی مجرم ہوتا ہے..... اس کو بھی سزا مل کر رہے گی۔

توہین رسالتؐ کا قانون اور حکومت!

(روزنامہ نوائے وقت کراچی۔ ۷ر جولائی ۱۹۹۴ء)

وفاقی وزیر قانون اقبال حیدر کی طرف سے اس اعلان پر کہ توہین رسالتؐ کا جرم اب قابل دست اندازی پولیس نہیں رہا' لاہور' فیصل آباد اور ملک کے دوسرے شہروں میں ہڑتال ہوئی اور کاروباری مراکز بند رہے۔ ذات رسالت مآب ﷺ سے محبت و عقیدت ہر مسلمان کے ایمان کا بنیادی تقاضا ہے اور وہ ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے ہروقت تیار رہتا ہے قیام پاکستان سے قبل جب برصغیر کے مسلمانوں میں جذبہ عشق رسول ﷺ ختم کرنے کے لئے توہین و تنقیص پر مبنی لٹریچر کی اشاعت کا سلسلہ شروع کیا گیا تو اسلامیان برصغیر نے اس پر شدید رد عمل ظاہر کیا اور قیام پاکستان کے بعد بھی جب کسی بدبخت نے ایسی جسارت کی تو مسلمانوں نے کسی کمزوری کا مظاہرہ نہیں کیا اب بھی اسلام دشمن قوتوں کی منصوبہ بندی یہی نظر آتی ہے کہ مسلمانوں کے جذبہ ایمانی اور حب رسول ﷺ کو کمزور کیا جائے چنانچہ ملعون رشدی اور تسلیمہ نسرین کی انسانی حقوق کے حوالے سے سرپرستی کی جارہی ہے۔ غیر مسلموں کا یہ طرز عمل تو خیر قابل فہم ہے لیکن بدقسمتی سے بعض مسلمان بھی اپنی لاعلمی' ترقی پسندی کے شوق میں یا مغرب کو خوش کرنے کے لئے وقتاً "فوقتاً" اس نازک موضوع پر بے سوچے سمجھے ایسے اعلانات اور اقدامات کرتے ہیں جو عامتہ المسلمین کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کا باعث بنتے ہیں۔ وفاقی وزیر قانون کا یہ اعلان بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے جس پر پورے ملک میں احتجاج اور ہڑتالوں کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ وفاقی وزیر نے معلوم نہیں کس ترنگ میں آکر یہ اعلان کردیا ہے اور انسانی حقوق کی صورتحال بہتر بنانے سے اس کا تعلق جوڑ دیا ہے حالانکہ کسی بھی پیغمبر بالخصوص پیغمبر اسلام ﷺ کی توہین و تنقیص کسی کا حق نہیں کہ اسے محروم نہیں کیا جاسکتا جو ممالک اس حوالے سے ہمارے خلاف پروپیگنڈہ کرتے ہیں ان کی اپنی عیسائیت اور بنیاد پرستی کا تو یہ عالم ہے کہ وہ کشمیر' بوسنیا اور فلسطین کے مسلمانوں کے بنیادی حقوق کی پامالی پر نہ صرف خاموش ہیں بلکہ ایک لحاظ سے اس کی حوصلہ افزائی بھی کررہے ہیں اس کے برعکس ہم سے ان کا مطالبہ یہ ہے کہ ہم اپنے آقا و مولا ﷺ کی توہین کو بھی ٹھنڈے پیٹوں برداشت کرلیں۔ پاکستان کا کوئی گناہ گار مسلمان بھی یہ صورتحال برداشت نہیں کرسکتا جہاں تک اس قانون کو پولیس کی طرف سے غلط استعمال کرنے کا تعلق ہے تو وہ قتل اور چوری کے متعلق قوانین کو بھی غلط استعمال کرتی ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ انہیں بھی قابل دست اندازی پولیس نہ رہنے دیا جائے۔

جس وزیر محترم نے برطانیہ میں بیٹھ کر یہ بیان دیا ہے اس نے نہ صرف پاکستان کے عوام کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے بلکہ حکومت کے لئے بھی مشکلات پیدا کرنے کی کوشش کی ہے اس لئے اس کی کم از کم سزا یہ ہونی چاہئے کہ محترمہ انہیں اپنی کابینہ سے نکال باہر کریں اور یہ تاثر دور کریں کہ ان کے دور میں گستاخان رسول ﷺ کی طرفداری کرنے والے عناصر کو کھلی چھٹی مل جاتی ہے۔ قانون کی موجودگی لاقانونیت کے خاتمے کے لئے ہوتی ہے ورنہ تو لوگ خود ہی گستاخان رسول ﷺ سے نمٹنا شروع کردیں گے اور معاشرہ طوائف الملوکی کا شکار ہوجائے گا۔ متحدہ ہندوستان میں جب اس طرح کے واقعات پیش آئے تھے تو حضرت علامہ اقبالؒ نے پنجاب اسمبلی میں توہین رسالت ﷺ کا بل پیش کیا تھا تاکہ قانون سازی کی جاسکے اور عوام کو ازخود فیصلہ کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ اب ان کے فرزند ڈاکٹر جاوید اقبال کا فرمان ہے کہ فتاویٰ عالمگیری کی رو سے غیر مسلم کو توہین رسالت ﷺ کا مرتکب قرار نہیں دیا جاسکتا۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ نہ صرف اسلامیان پاکستان کے جذبات کا احترام کرے بلکہ گستاخی رسول ﷺ کے قانون کے خلاف پروپیگنڈے کے سدباب کے لئے بھی اقدامات کرے۔ جو وزراء کرام محض اپنے آپ کو ترقی پسند ظاہر کرنے کے لئے اس قانون کے بارے میں غیر محتاط زبان استعمال کرتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں اور انہیں عوام کے جذبات کا احساس و ادراک نہیں۔ امید کرنی چاہئے کہ حکومت نہ صرف عوام کو واضح یقین دہانی کرائے گی کہ اس قانون میں کوئی ردوبدل نہیں ہوگا بلکہ غیر محتاط بیان بازی کا سلسلہ بھی روک دیا جائے گا۔

ناموس رسالت ﷺ کے قانون پر بحث

(روزنامہ خبریں لاہور۔ ۷ر جولائی ۱۹۹۴ء)

ناموس رسالت ﷺ کے قانون کے بارے میں ملک بھر میں مظاہروں اور تند و تیز بحث کا سلسلہ جاری ہے۔ گزشتہ چند روز سے میں نے اس مسئلے پر جتنا بھی غور کیا ہے

میں بار بار اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اس حکومت میں ہزار خوبیاں ہوں' مگر اس میں اعلیٰ تخیل سے محرومی کی کمزوری اتنی شدید ہے کہ اس نے اپنے لئے خود ہی نہ ختم ہونے والا بحران پیدا کرلیا ہے۔ میری یہ رائے اس لئے ہے کہ

ا۔ پاکستانی معاشرہ اپنی تعلیم و تربیت کے اعتبار سے ایسی حالت میں ہے کہ مذہبی جذبات بہت جلد بھڑک اٹھتے ہیں اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کس وقت کوئی گناہ گار یا بے گناہ ان جذبات کا شکار ہو جائے۔

مثلاً ملک میں ایک حافظ قرآن کے زندہ جلائے جانے کا واقعہ ہو گیا ہے۔ اگر یہ ممکن ہو جاتا کہ ناراض حضرات میں سے کوئی تھانے چلا گیا ہوتا اور پولیس نے حافظ صاحب کو اپنی تحویل میں لے لیا ہوتا تو شاید وہ المیہ پیش نہ آتا۔

یہ جانتے ہوئے کہ ناموس رسالت ﷺ کا موضوع حساس ترین موضوع ہے' ملزم کی حفاظت کے لئے اہم ترین بات یہ ہے کہ پولیس اسے فوری طور پر تحویل میں لے لے۔ حکومت اگر اسے دست اندازی پولیس کے بجائے' دست اندازی عدالت بنانا چاہتی ہے تو وہ بہت سے "ملزمان" کی موت کا اہتمام کررہی ہے' کیونکہ عدالت کے آنے اور فیصلہ کرنے سے پہلے مشتعل جذبات اپنا فیصلہ سنا چکے ہوں گے۔ اگر متعلقہ قانون میں ترمیم اتنی ہی تھی' جتنی کہ اب حکومت بیان کررہی ہے تو اس ترمیم کے بعد

ا۔ ملزم کے مشتعل شہریوں کے ہاتھوں مارے جانے کے امکانات بڑھ جائیں گے۔

ب۔ اگر اس کی گرفتاری عمل میں نہ آئی تو متعلقہ عدالت کے بارے میں ہزار داستانیں ہوں گی اور صورتحال مزید بگڑ جائے گی۔

ج۔ مذہبی کشیدگی' عدالتی مقابلوں کے نتیجے میں مزید بڑھ جائے گی۔

مسلمان معاشروں میں مسلم اور غیر مسلم (اقلیتیں) گزشتہ ڈیڑھ ہزار برس سے ایک ساتھ زندہ ہیں۔ بڑے بڑے مناظرے ہوئے' بحثیں ہوئیں' غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا' کم از کم اقلیتوں کے توہین آمیز رویے کی وجہ سے خانہ جنگی کی نوبت نہیں آئی۔ حال ہی میں بدقسمتی سے قادیانی حضرات نے متعدد بار' شدید کشیدگی کی حالت میں جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں شدید توہین آمیز زبان استعمال کی۔ مجھے یقین ہے کہ اس حکومت کے لبرل حضرات اس شرمناک زبان اور ان واقعات سے آگاہ نہیں ہیں۔ اپنی آزاد خیالی کے باوجود' اگر وہ بھی کسی ایسے منظر کا سامنا کریں تو مجھے یقین ہے کہ اقبال حیدر ایسے حضرات بھی مرنے مارنے پر تل جائیں۔ عیسائی گزشتہ ایک سو برس سے زیادہ مدت سے ہمارے درمیان ہیں۔ عیسائی قوم کی شدید پسماندگی کے باوجود ان کی حب الوطنی' ان کی رواداری اور معاملہ فہمی کو سلام پیش کیا جانا چاہئے۔ کاش سیکریٹری "وزِس انفارمیشن" جناب حسین حقانی نے ہی' کچھ وقت نکال کر وزیراعظم صاحب کو اصل اور حقیقی پس منظر اور خطرات سے آگاہ کردیا ہوتا۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستانی معاشرہ' جب تک فتنہ قادیانیت کا سامنا کررہا ہے' اس میں ناموس رسالت ﷺ سے متعلق ناخوشگوار واقعات کے سامنے آنے کا امکان موجود رہے گا اور کسی ہولناک فرقہ وارانہ خانہ جنگی سے بچنے کا طریقہ یہی ہے کہ ناموس رسالت ﷺ کے قانون پر عملدرآمد کیا جائے۔

حکومت اس ضمن میں یہ بھول گئی کہ دشمنی اور جہالت سے مغلوب اس معاشرے میں' ملزم کو انصاف فراہم کرنے کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ اسے پولیس گرفتار نہ کر سکے' بلکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کے مقدمے کی ابتدائی سماعت عام عدالت میں نہ ہو' بلکہ ایک سے زیادہ ایسے جج حضرات مقدمے کی سماعت کریں' جو متعلقہ موضوع پر علمی حوالے سے عبور رکھتے ہوں۔ اگر ملزم خود اچھے وکلاء کا اہتمام نہ کرسکتا ہو' تو حکومت اسے اچھے وکلاء صفائی کی غرض سے فراہم کرے۔ بلاشبہ گستاخی کرنے والے کو سزائے موت ملنی چاہئے' مگر رحمتہ اللعالمین سرکار ﷺ کے نام پر کسی کو مکمل انصاف فراہم کئے بغیر بھی قتل نہیں کیا جانا چاہئے جس نے سرکار ﷺ کے ناموس کے نام پر ناحق کسی کی جان لی' اس نے دین اسلام کے ساتھ سب سے بڑا ظلم کیا۔ بلاشبہ جمہوری طریقوں سے حکومت کو ایوان میں اکثریت حاصل ہے اور اسے قانون سازی کا حق بھی حاصل ہے' مگر زیادہ بہتر تدبیر اور حکمت عملی و دانائی کے ساتھ معاملات کرنے سے تو جمہوریت منع نہیں کرتی۔ اس طرح کے حالات میں ایک حکیم و دانا حکومت زبان کھولنے سے پہلے' علماء اور دینی و سیاسی جماعتوں اور دانشوروں سے مشورہ کرے گی۔ مجھے تو یہ یقین ہے کہ حکومت نے اس موضوع پر نوابزادہ نصر اللہ خان صاحب' مولانا فضل الرحمان اور اپنے دوسرے اتحادیوں اقبال احمد خان وغیرہم سے بھی مشورہ نہیں کیا۔ اکثریت سے فیصلے کرنا جمہوریت ہے' مگر اکثریت میں وسیع تر مشوروں کو شامل کرلینا بہترین جمہوریت ہے۔ کاش حکومت نے بہترین جمہوریت کو پیش نظر رکھا ہوتا۔

اس بحران سے نہ صرف حکومت کی ذہنی سطحیت سامنے آئی' بلکہ یہ بھی کھل گیا کہ یہ سرے سے بحران پر قابو پانے کی ہر صلاحیت سے محروم ہو گئی ہے۔ مثلاً آخر کیا مجبوری ہے کہ سردار آصف احمد علی اور اقبال حیدر ایسے حضرات ضرور کابینہ کے رکن رہیں۔ ساری قوم' جس میں پیپلز پارٹی کے مخلص کارکن بھی شامل ہیں' اس امر پر متفق ہیں کہ یہ دونوں حضرات نااہل اور Incompetent ہیں۔ یہ اپنے غیر متوازن عمل اور بے قابو زبان کے ذریعہ شدید بحران کا باعث رہے ہیں۔ وزیراعظم انہیں رخصت کردیتیں تو اس میں ان کا اپنا ہی بھلا تھا۔ ظاہر ہے ملک و قوم کا بھلا تو تھا ہی!

حکومت کئی روز سے چلا رہی ہے کہ اس کا ارادہ ترمیم کا نہیں ہے' لیکن اس پر کوئی بھروسہ کرنے کو تیار نہیں ہے۔ یہ ایک نہایت سنگین صورتحال ہے' جس پر وزیراعظم کو ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئے۔ میں عرض کروں گا کہ دینی معاملات میں حکومت کی ساکھ ختم ہو جانے کی وجوہ مندرجہ ذیل ہیں

ا۔ خود وزیراعظم دو شدید گستاخیوں کی مرتکب ہو چکی ہے۔ اولاً انہوں نے اس بدقسمت قومی اسمبلی میں اسلامی سزاؤں کو وحشیانہ سزائیں کہا۔ ان سزاؤں کا تعین قرآن حکیم نے اور جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آسانی سے سمجھا جاسکتا ہے کہ انہوں نے کس کی کیا گستاخی کی۔ شریعت کی گستاخی کی تو شریعت دینے والے کی بھی گستاخی کا ارتکاب کیا۔

ثانیاً انہوں نے ولی منڈیلا کی شان میں قصیدہ پڑھنے کے لئے' جناب خاتون جنت حضرت فاطمہ الزہراؓ کی شان میں شدید گستاخی کی۔ کوئی شدید احتجاج نہ ہوا' مگر رائے عامہ کے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی کہ پیپلز پارٹی والے کچھ بھی کرسکتے ہیں۔

۲۔ حکومت امریکہ اور قادیانیوں کو خوش کرنے میں تمام

لیس لہ نظیر فی العالم
اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صدیوں بعد

جامعہ اسلامیہ منڈی فاروق آباد ضلع شیخوپورہ میں حفظ بخاری

کا شعبہ قائم ہو چکا ہے اور اب تک تین حفاظ بخاری (متن و سند) فارغ ہو چکے ہیں۔ الحمدللہ والمنتہ امسال داخلہ جاری ہے

شرائط ا۔ حافظ قرآن۔ ۲۔ فارغ التحصیل عالم جید جدلہ ۳۔ طلباء جس مدرسہ سے فارغ ہوں اس کے مہتمم یا شیخ الحدیث کا تصدیق نامہ۔ ذکاوت و تدین۔ ۴۔ تمام ر خصتیں منسوخ (دیگر امور بالمشافہ) بناہ و داخلہ الاول فالاول۔

مراعات قیام طعام' نقد وظیفہ ایک ہزار روپیہ ماہوار' پہلے ماہ میں تین سو روپے ماہانہ' اس کے بعد ہر ماہ ایک سو روپے اضافہ' حتیٰ کہ ساتویں ماہ ایک ہزار پھر ہر ماہ ایک ہزار روپیہ۔ دورۂ حدیث کے طلبہ کا وظیفہ ۲۷۵ روپے ماہانہ۔ جامعہ ہذا میں قرآن پاک حفظ و ناظرہ سے دورۂ حدیث تک کی تعلیم وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نصاب کے مطابق ہوتی ہے۔ مخیر حضرات کے لئے بہترین موقع۔

المعلن : محمد یعقوب ربانی خادم حدیث و مہتمم جامعہ اسلامیہ محلہ درس والا۔ منڈی فاروق آباد (ضلع شیخوپورہ)

حدود تجاوز کر رہی ہے۔ یہ حقائق بھی عوام کی نظر میں ہیں اور لوگ جانتے ہیں کہ ناموس رسالتؐ کے قانون میں ترمیم کس کو خوش کرنے کے لئے کی جارہی ہے' چنانچہ وہ کوئی بیان تسلیم کرنے کو تیار نہیں۔

وزیراعظم صاحب نے اس ملک میں سیاست کرنی ہے تو انہیں ان تمام حقائق کو سامنے رکھنا چاہئے۔

آخر میں یہ عرض کروں گا کہ جہاں سزا ضروری ہے' وہاں تعلیم اور فہم بھی ضروری ہے۔ علماء کا فرض بنتا ہے کہ وہ اقلیتوں میں احسن طریقے سے تبلیغ کریں اور ان میں سرکارؐ کی رحمۃ للعالمینی کا شعور پیدا کریں۔ مجھے دکھ سے کہنا پڑتا ہے کہ جب سے جنرل ضیاء الحق اس دنیا سے گئے ہیں' اجتماعی سطح پر سرکارؐ کی سیرت پاک کو سمجھنے سمجھانے کا سلسلہ کمزور ہو گیا ہے۔ جنرل صاحب سیرت کانفرنسیں کراتے رہتے تھے۔ علماء اس ضمن میں اپنی کوتاہیوں کا جائزہ لیں۔

آخر میں' میں یہ عرض کروں گا کہ عوام میں فہم پیدا کرنے کے لئے خیرات کے فوراً بعد دس پندرہ منٹ کا ایک پروگرام سیرت جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر شروع کریں۔ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک اور دوسرے بہت سے لوگ ایسے علماء کو یہ پروگرام کرنے کے لئے دیں۔ کوئی تو نیکی کا کام کر جائیں!!!

●●

توہین رسالتؐ کے قانون میں ترمیم:
ہفتے کو پہیہ جام ہڑتال کرنے کا اعلان

لاہور (نامہ نگار) ملک بھر کے مختلف شہروں اور قصبوں میں توہین رسالتؐ کے قانون میں ترمیم کے خلاف ہڑتال' سلسلہ دوسرے دن بھی جاری رہا۔ انجمن تاجران فیصل رود پیپلز کالونی گوجرانوالہ کے زیر اہتمام بطور احتجاج بازار مکمل طور پر بند رہے۔ ڈسکہ میں بھی مکمل ہڑتال رہی اور شہر کی مختلف مساجد سے جلوس نکالے گئے۔ وزیر آباد کے نواح سوہدرہ اور نکواڑہ میں بھی مکمل ہڑتال رہی۔ دکانیں' کاروباری مراکز' کارخانے حتیٰ کہ خوانچہ فروشوں نے بھی اپنا کام بند رکھا۔ کاموکے میں بھی بڑی بڑی دکانوں کے ساتھ ساتھ چھوٹی دکانیں بھی بند رہیں۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بھی ہڑتال کی گئی جس میں تمام دینی تجارتی اور کاروباری تنظیموں نے حصہ لیا۔ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن نے بھی ہڑتال میں حصہ لیا اور وکلاء عدالتوں میں پیش نہیں ہوئے۔ کمالیہ میں ہڑتال اور زبردست احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ جلوس نکال کر چار گھنٹوں تک تمام سڑکوں پر ٹریفک جام کی گئی۔ عارف والا میں بھی مکمل احتجاجی ہڑتال کی گئی۔ اس طرح بوریوالہ میں مکمل ہڑتال ہوئی۔ شہر بھر کے تمام بازار' کاروباری مراکز اور صنعتی ادارے بند رہے۔ جڑانوالہ میں بھی مکمل ہڑتال رہی اور کوئی ریڑھی تک سڑک پر نظر نہ آئی۔ غلہ منڈی اور سبزی منڈی بند رہی۔ گجرات کی ممتاز سماجی اور دینی اور تجارتی تنظیموں نے کل بروز ہفتہ اس قانون میں ترمیم کے خلاف ہڑتال کا اعلان کر دیا ہے۔ ایک اجلاس میں پہیہ جام ہڑتال کا فیصلہ کیا گیا۔ ایسا ہی اعلان مرکزی انجمن تاجران سیالکوٹ نے بھی کیا ہے' جس کے تحت ہفتہ کے روز تمام کاروباری مراکز اور دکانیں بند رہیں گی۔ ادھر بہاولنگر میں بھی ہڑتال کے پیش نظر دکانیں اور کاروباری مراکز بند رہے۔ احتجاجی جلسوں میں مقررین نے وزیر قانون اقبال حیدر کو برطرف کرنے کا مطالبہ کیا اور ان کے پتلے جلائے گئے۔ مقررین نے اس عزم کا بھی اظہار کیا کہ توہین رسالتؐ کے قانون میں ترمیم میں عوام کو اعتماد میں لیا جائے' بصورت دیگر احتجاج جاری رہے گا۔

گلشن لطیف کالونی میں قادیانیوں سے معرکہ

محمد علی صدیقی
(مبلغ ختم نبوت کراچی)

کراچی جیسے گنجان شہر جو ایک ملک کی حیثیت رکھتا ہے اس میں ایک علاقہ گلشن لطیف کالونی نزد حضرت بلال کالونی کورنگی میں ہے اس کالونی میں اکثر مسلمان احباب اندرون سندھ کے علاقہ سے تعلق رکھنے والے رہتے ہیں اور اسی کالونی میں قادیانی حضرات نے بھی غریب لوگوں کو اپنے دام میں پھنسانے کے لئے کچھ جگہ پر اپنے مکانات تعمیر کئے اور رہنے لگے اور ساتھ ساتھ اپنا رنگ بھی دکھانا شروع کیا کبھی نوجوان نسل کو علماء سے گمراہ کرنا کبھی چائے کی دعوت دینا ہر وہ حربہ استعمال کیا جو قادیانی مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے کرتے ہیں لیکن کالونی کے مسلمانوں نے بھرپور انداز میں غیرت مسلم ہونے کا ثبوت دیا قادیانیوں کا مقابلہ شروع کیا اور ساتھ ہی دفتر ختم نبوت کراچی رابطہ کیا اور ایک جلسہ کا انتظام کیا جماعت سندھ کے رہنما حضرت مولانا احمد میاں حمادی کو دعوت دی انہی دنوں حضرت مولانا عزیز الرحمان نے بندہ کا تبادلہ راولپنڈی سے کراچی کر دیا سب سے پہلا کراچی میں میرا معرکہ ہوا گلشن لطیف میں جلسہ بھرپور انداز میں ہوا حضرت مولانا احمد میاں حمادی' مولانا محمد انور فاروقی ناظم اعلیٰ کراچی اور راقم الحروف نے بھی اس جلسہ سے خطاب کیا تمام مقررین نے قادیانیوں کے عقائد و عزائم سے مسلمانوں کو آگاہ کیا راقم الحروف نے وہاں جلسہ میں موجود حاضرین سے قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ کا وعدہ لیا جس کو گلشن لطیف کالونی کے مسلمان آج بھی بھرپور تعداد میں ادا کر رہے ہیں بہرحال قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ کے بعد کالونی کے قادیانی بری طرح بوکھلا اٹھے اور اس بوکھلاہٹ میں انہوں نے کالونی کے نہتے مسلمانوں پر مسلح ہو کر حملہ کر دیا جس سے تین مسلمان زخمی ہوئے جب اس حملہ کی اطلاع کالونی کے مسلمانوں کو ملی تو تمام مسلمان جذبہ غیرت لے کر میدان میں اترے اور قادیانیوں کو میدان چھوڑ کر بھاگنا پڑا اور اس کے ساتھ تھانہ پہنچ کر مسلمانوں کے خلاف پرچہ درج کرا دیا کہ ہم کو گلشن لطیف کالونی کے مسلمانوں نے مارا ہے ہماری پولیس آنکھوں سے اندھی ہوتی ہے پولیس کالونی کے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑی جیسے جنگ کا میدان فتح کرنے کے لئے میدان جنگ میں اتری ہو۔ اور وہ مسلمان تین جو زخمی تھے ان کو لے کے زخمی حالت میں تھانہ میں قید کر لیا ادھر کالونی کے خطیب مولانا محمد منیر سومرو اور مولانا عبدالکریم صاحب نے جماعت سے رابطہ کیا جماعت کے احباب جن میں مولانا محمد انور فاروقی اور رانا محمد انور نے رات دن ایک کر کے تمام احباب کی ضمانت کرائی جو کہ گرفتار تھے اور جو گرفتار نہیں ہو سکے ان کی قبل از گرفتاری ضمانت کرائی جس میں جامعہ حمادیہ کے مدرس مولانا عبدالکریم شامل تھے گلشن لطیف کے مسلمانوں کے جذبات مقدمہ قائم ہونے کے بعد کم نہیں اور زیادہ ہو گئے اور قادیانیوں کا دائرہ تنگ کیا جس پر قادیانی کالونی چھوڑنے پر مجبور ہو گئے حتیٰ کہ قادیانیوں کو اعلیٰ حکام چھوڑنے کے لئے کالونی میں آئے تو تمام مسلمانوں نے ایک زبان ہو کر اعلیٰ حکام کو آگاہ کیا کہ قادیانی اس کالونی میں رہیں اور بے شک رہیں لیکن اگر انہوں نے کسی مسلمان بچے کو ہاتھ لگایا تو اس کی ذمہ داری ہم پر نہیں ہو گی آج قادیانی سوچ رہے ہیں کہ ہم کیا کریں کالونی میں رہیں یا نہ رہیں پریشان ہیں تمام سامان اپنا اٹھا کر کالونی سے لے جا چکے ہیں چند ایک آدمی کبھی کبھی کالونی میں آتے ہیں دورہ کرنے کے لئے اور اپنے مکانات دیکھنے کے لئے لیکن جب مسلمانوں کا اتحاد دیکھتے ہیں تو ان کے عزائم خاک میں مل جاتے ہیں کیونکہ قادیانی اتحاد امت سے بہت ڈرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ قادیانیوں کے مقابلہ میں اتحاد امت قائم رہا ہے اور قائم رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ اور اس اتحاد و امت قادیانیوں کے مقابلہ میں قائم کرنے کی سعادت جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم کو نصیب ہو رہی ہے اور جماعت نے شروع سے سید عطاء اللہ شاہ بخاری سے لے کر مولانا محمد یوسف بنوری تک اور مولانا سید یوسف بنوری سے لے کر حضرت اقدس خواجہ خان محمد دامت برکاتہم تک اور جب جماعت قائم ہے دشمن رسول اور ہر جھوٹے مدعی نبوت کے مقابلہ میں یہ عہد ہے کہ اپنے پلیٹ فارم سے اتحاد امت کی صدا بلند ہو گی اور امت کو اتحاد و اتفاق سے رکھیں گے اللہ تعالیٰ استقامت نصیب فرما دیں۔ آمین

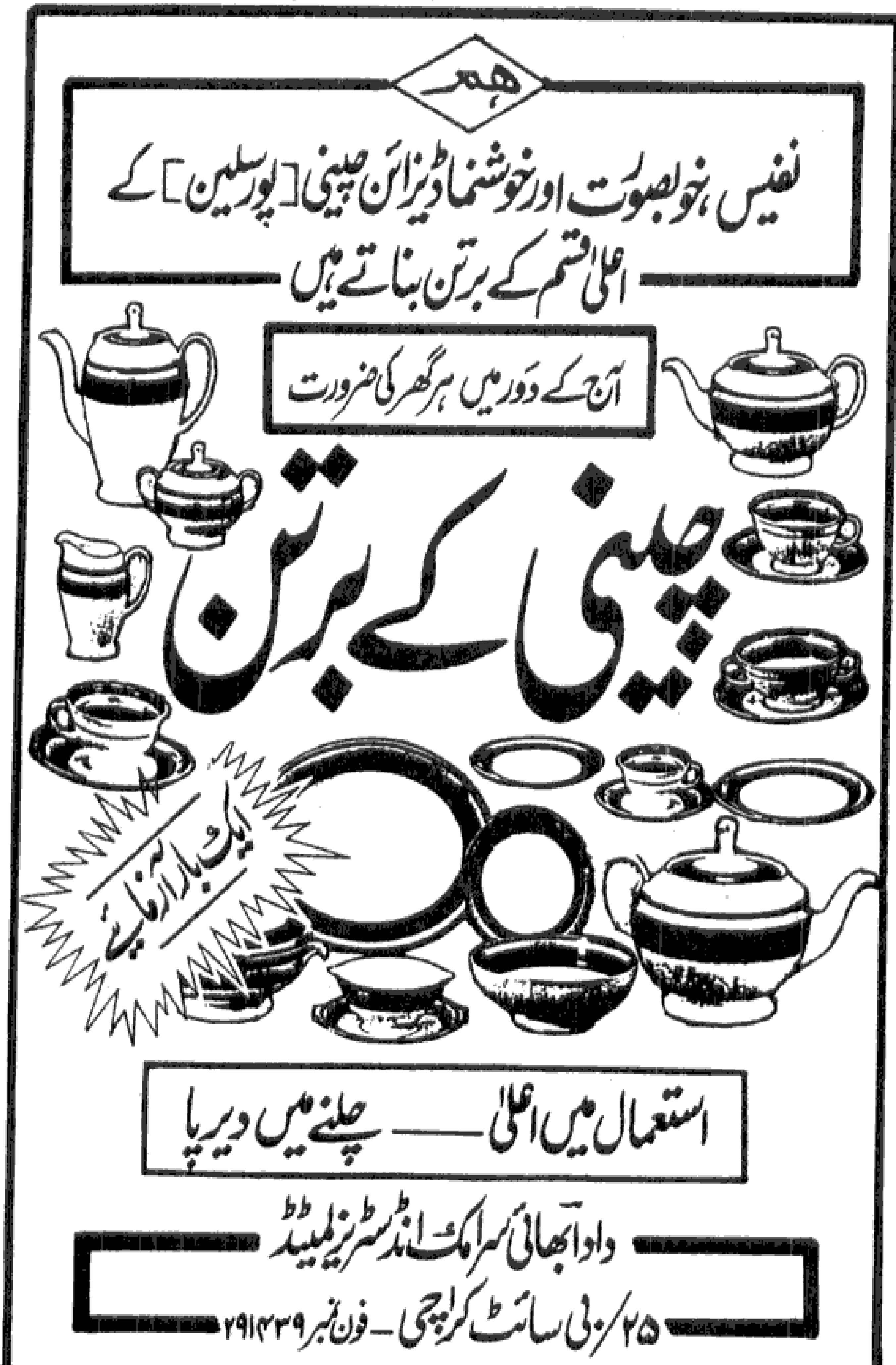
ہم
نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی [پورسلین] کے
اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں
آج کے دور میں ہر گھر کی ضرورت
چینی کے برتن
ایک بار آزمائیے
استعمال میں اعلیٰ ـــــ چلنے میں دیرپا
داؤد بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ
۲۵/بی سائٹ کراچی ـ فون نمبر ۲۹۱۴۳۹

INTERNATIONAL CONSPIRACY OF QADIANI DOMINATION IN PAKISTAN

Is Govt. of Pakistan a party to this plan?

An Analysis in introspection

* USA is exercising pressure on Pakistan to withdraw legal and constitutional measures relating to Qadianis.

* Mirza Tahir Ahmed, head of Qadianis, invited the Indian High Commissioner to a Qadiani congregation in London and, in his presence, engineered slogans of "Long Live Bharat."

* Doctor Abdus Salam, Qadiani Scientist, has announced to hold an International Science Convention in Pakistan to undermine Pakistan's peaceful Atomic Energy project.

* Despite the declaration made by Pakistan Govt., that it would include a column of religion in Identity Cards, it stopped enforcement of its decision.

* Four Qadianis have been inducted as Ambassadors in important countries including Japan.

* Under cover of the proposed annulment of the Eight Amendment to Pakistan Constitution, secular lobbies have sprung into action to do away with the Presidential Ordinance, called the Anti-Islamic Activities of Qadianis (Prohibitions and Punishments) Ordinance of 1984.

* Qadianis have spread a net of International telecasts through dish antennae to misguide simple Musalmans.

IN VIEW OF THE ABOVE FACTS
WHAT IS YOUR RESPONSIBILITY?

Seriously think over and do your soul-searching but before arriving at a decision do measure up the blood-shot sacrifices of those inviolable men of honour who underwent toil and tribulations for a century to uphold the cause of final Prophethood for the benefit of Muslim Ummah.

BEWARE, May not shame and disgrace permeate through us on Doomsday Course before the haloed audience of Janab Khatmul Mursaleen Muhammad-ur-Rasool Allah (Sall Allaho alaihe wasallam). KMS.

GOD FORBID *GOD FORBID* *GOD FORBID*

FROM: Central Body Majlis-e-Amal, Tahaffuz-e-Khatme Nubuwwat, Pakistan, Huzoori Bagh Road, Multan: Phone: 40978.

K.M. SALIM
RAWALPINDI

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

عظیم الشان

نویں عالمی

سالانہ ختم نبوت کانفرنس

برمنگھم

بروز اتوار

مورخہ 14 اگست 1994ء بمقام جامع مسجد برمنگھم

180 بیلگریو روڈ برمنگھم صبح ۹ بجے تا شام بجے

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی

امیر مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

زیر صدارت

حضرت مولانا سید ارشد مدنی صاحب مدظلہ

استاذ الحدیث دارالعلوم دیوبند

مہمان خصوصی

حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب مدظلہ

مہتمم دارالعلوم دیوبند

کانفرنس کے چند عنوانات

مسئلہ ختم نبوت۔ حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام۔ مسئلہ جہاد۔ قادیانیت کے عقائد و عزائم

مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور انکی دہشت گردی ♦ کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت

کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دینگے اور انکا تعاقب جاری رکھیں گے، کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9 ایچ زیڈ یو کے

فون 071-737-8199

KHAT ME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160